بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید کثیر الاشاعت علمی وتحقیقی میگزین

ماہنامہ

اردو / English

آوازِ اہلسنت

گجرات پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

☆......اداریہ: نومنتخب ممبران اسمبلی کے نام کھلا خط (صفحہ:7)

☆......درس قرآن: قرآن مجید کے غلط ترجمے (صفحہ:9)

☆......درس حدیث: ختم نبوت اور ذکر میلاد (صفحہ:11)

☆......ایک عظیم الشان حکومت: قرآنی واقعے کی تشریح (صفحہ:15)

☆......سید ہجویر مخدوم امم رحمۃ اللہ علیہ (صفحہ:18)

☆......جانوروں پر میڈیکل ریسرچ کرنے کا حکم (صفحہ:23)

☆......بسنت کی حقیقت کیا ہے؟ خیار شرط اور اسکے احکام (صفحہ:24)

☆......نابینا کی بارگاہ نبوی میں درخواست: ایک حدیث کی تخریج (صفحہ:25)

☆......عشر اور نصف عشر اور ان سے متعلقہ مسائل! (صفحہ:26)

☆......دانش حجاز: سنہری اقوال اور تبصروں سے مزین تحریر (صفحہ:27)

☆......حصول علم اور امام اصمعی (صفحہ:30)

☆......اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا علم و فضل اور ذہانت (صفحہ:33)

Blessings of Milad Sharif(page.42)......☆

خبرنامہ

29 فروری 2008 کو عالمی تنظیم اہلسنت کی اپیل پر گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت کے خلاف ملک بھر میں یومِ احتجاج منایا گیا۔ اسلام آباد، راولپنڈی، کھاریاں، لالہ موسیٰ، جہلم، ہری پور ہزارہ، پشاور، سرگودھا، بھلوال، وہاڑی، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، گوجرانوالہ، کراچی حیدرآباد ملتان اور لاہور سمیت ملک کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے اور ڈنمارک کے خلاف سخت غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔

توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت کے خلاف گجرات میں ہزاروں افراد نے مغربی میڈیا کے خلاف لانگ مارچ کیا جس کی قیادت مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر افضل قادری اور دیگر مذہبی تنظیموں کے قائدین نے کی۔ اس احتجاجی ریلی کے بعد جی ٹی ایس چوک گجرات میں بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے پیر محمد افضل قادری امیر عالمی تنظیم اہلسنت نے کہا کہ سفیرِ اسلام حضرت محمد ﷺ کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کرنے والے مغربی اخبارات اور ان اخبارات کو تحفظ دینے والوں نے ایک بار پھر ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے دینی جذبات کو شدید مجروح کیا ہے، لہٰذا دنیا بھر کے مسلمان اور بالخصوص مسلم حکمرانوں کا شرعی فریضہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کا ثبوت دیں اور توہین رسول کو روکنے کیلئے گستاخانہ خاکوں کے تمام ذمہ داروں کو جارح و دہشت گرد قرار دے کر ان مفسدین و دہشت گردوں کے خلاف سخت ترین اقدامات اٹھائیں۔ انہوں نے کہا اس مسئلہ کا اصل حل تو یہ ہے کہ مغرب کے ذمہ داروں اور امن پسند حکمران UNO کے ذریعے انسدادِ گستاخی نبوت کیلئے قانون سازی کرائیں اور میڈیا کو ایسے ضابطہ اخلاق کا پابند کریں کہ کسی کو کسی بھی پیغمبر کی توہین کی اجازت نہ ہو اور جو ایسا کرے اسے عبرتناک سزا ملے، لیکن اگر اقوامِ عالم گستاخی رسول کے انسداد کیلئے قانون سازی نہیں کرتیں تو مسلمان خود اٹھ کھڑے ہوں اور گستاخی رسول کے خلاف غازی علم الدین شہید، غازی عامر چیمہ شہید اور غازی ثاقب شکیل کا راستہ اختیار کریں اور گستاخی رسول کے خلاف خود عدالتیں لگا کر ان فسادیوں کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر ان کے خبیث وجود سے دنیا کو پاک کر دیں۔ پیر محمد افضل قادری اعلان کیا ہے کہ عالمی تنظیم اہلسنت جلد کل پاکستان ناموسِ رسالت ﷺ کانفرنس کا انعقاد کرے گی اور نہ صرف 2008ء کا پورا سال تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے سال کے طور پر منائے گی بلکہ جلد کسی یورپین ملک میں انٹرنیشنل ناموسِ رسالت ﷺ کانفرنس کا انعقاد کر کے دنیا بھر کے مسلمانوں اس سلسلہ میں منظم کیا جائیگا۔

غازی عامر چیمہ شہید و دیگر غازیان ناموس رسالت کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے اور گستاخانہ خاکوں کے خلاف لائحہ عمل مرتب کرنے کیلئے یکم مئی بروز جمعرات 10 بجے تا نماز ظہر ناموس رسالت کمپلیکس ساروکی وزیرآباد میں ''ناموس رسالت کانفرنس'' منعقد ہوگی۔ عاشقان رسول قافلہ در قافلہ شرکت فرمائیں!!!

خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف میں مرکزی شہادت کربلا کانفرنس اور قطب الاولیاء پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک زیرِ صدارت پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف منعقد ہوا جس میں ہزارہا خواتین و حضرات اور سینکڑوں علماء ومشائخ نے شرکت کی۔ مفتی عبدالشکور ہزاروی، سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی، علامہ عنصر القادری، قاضی امیر حسین، مولانا نور حسین، مولانا عارف نے فلسفہ شہادت کربلا اور صاحب عرس کی سیرت و کردار پر روشنی ڈالی۔ آخر میں پیر محمد افضل قادری مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات نے نہایت رقت آمیز دعا کروائی۔

غازی ناموس رسالت حضرت غازی شیر افگن شہید رحمۃ اللہ علیہ کو ملک پور چاڑا گجرات میں سپرد خاک کر دیا گیا، نماز جنازہ میں ہزارہا عوام وخواص نے شرکت کی، نماز جنازہ پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری نے پڑھائی۔ غازی شیر افگن شہید کو 24 اکتوبر کی صبح گجرات جیل میں پھانسی کی سزا دی گئی تھی۔ غازی صاحب نے تقریباً 7 سال قبل ایک گستاخ کو توہین رسول وتوہین امام حسین کی پاداش میں قتل کیا تھا۔

حوالات میں گستاخ رسول کو واصل جہنم کرنے والے پولیس کانسٹیبل غازی ثاقب شکیل کی رہائی عظیم فیصلہ ہے، انہوں نے ناموس رسالت کیلئے بڑی قربانی دی، انکی رہائی پر پولیس، صحافی برادری اور اس کیس میں تعاون کرنے والے اور حصہ لینے والے تمام احباب کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں (ادارہ)

حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ 22 مارچ کو برطانیہ کے بارہ روزہ دورہ پر روانہ ہو جائینگے۔

برطانیہ میں ان کے رابطہ نمبر یہ ہونگے: 0044-7895349282 ، 0044-113-2485067، 0044-7875409328

marfat.com

نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان۔فون 2-0533-521401 ویب www.ahlesunnat.info ای میل info@ahlesunnat.info

جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات کے شعبہ خواتین

"شریعت کالج طالبات" کا سالانہ عظیم الشان دینی اجتماع

میلاد کانفرنس + تقسیم اسناد

اورعالمی تنظیم اہلسنّت شعبہ خواتین کا سالانہ دینی اجتماع

زیر سرپرستی پیشوائے اہلسنت حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ العالی مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ

مورخہ 16 مارچ 2008ء بروز اتوار صبح 9 بجے تا نماز ظہر

الحمدللہ اس سال 590 عدد عالمات، فاضلات، قاریات اور حافظات کو اسناد عطا کی جارہی ہیں۔ جبکہ مختصر کورسز اور شاخوں سے فراغت حاصل کرنے والی طالبات کی تعداد اس کے علاوہ ہے جو کہ ہزاروں میں ہے۔

انشاءاللہ خواتین اسلام کو شاندار لائحہ عمل دیا جائے گا۔ خواتین اسلام قافلہ در قافلہ شرکت کریں!

اعلان **داخلہ** شریعت کالج طالبات کے شعبہ جات میں یکم اپریل داخلہ کیلئے صبح 9 بجے سے دوپہر 12 بجے تک آئیں	مخیّر حضرات وخواتین زکوٰۃ، صدقات، عطیات وغیرہ کے ذریعے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں!

الداعیہ الی الخیر ر۔ک۔قادری پرنسپل شریعت کالج طالبات ومرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت شعبہ خواتین ومعلمات وانتظامیہ
Ph: 053-3522290, 053-3001402 EMAIL info@ahlesunnat.info URL ahlesunnat.info

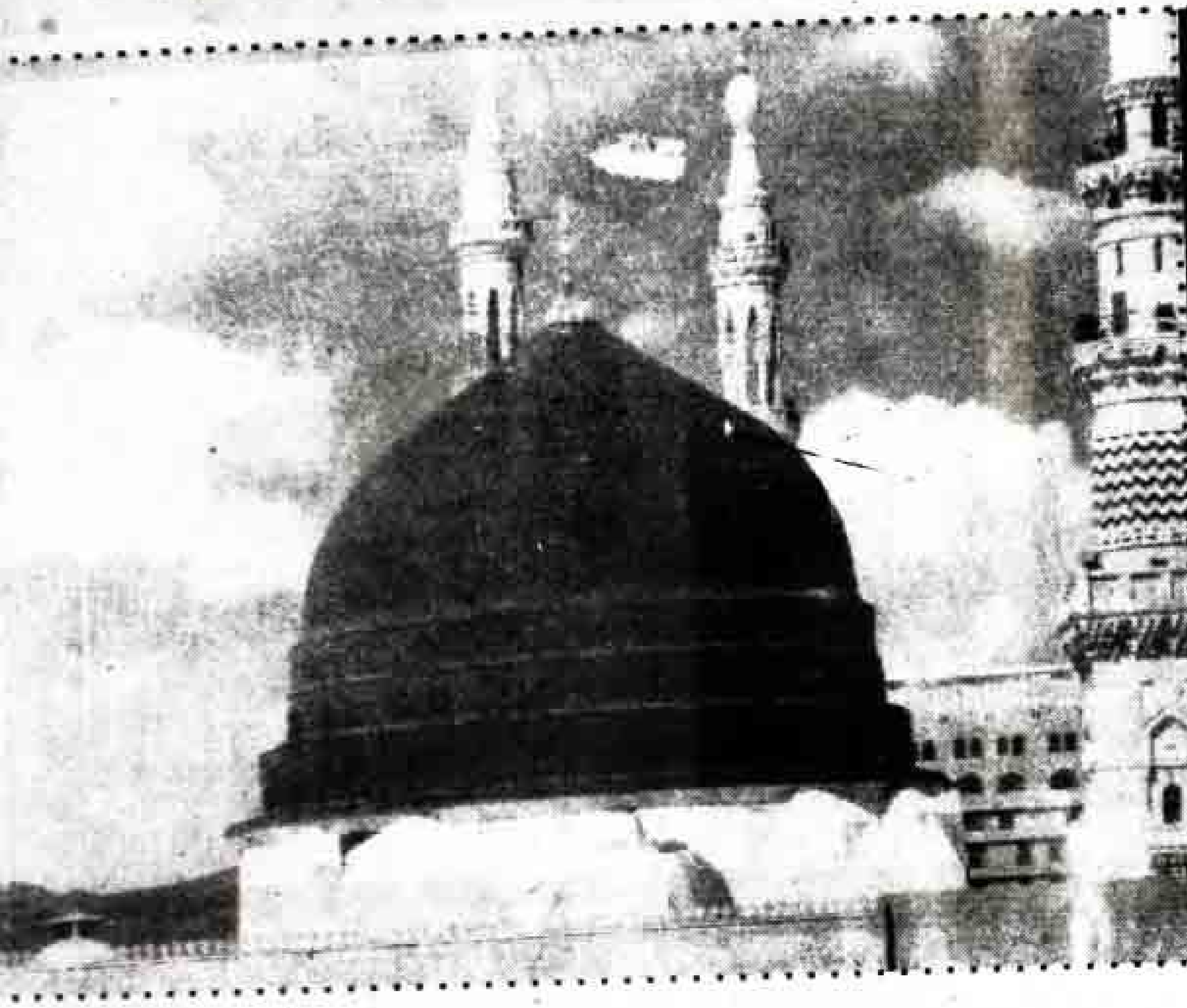

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کریم آقا! رحیم آقا......
رؤف آقا! رحیم آقا......
ترے فقیروں کی خیر آقا!
ترے گداؤں کی خیر آقا!
جو دب رہی ہیں جو بجھ رہی ہیں
اب ان صداؤں کی خیر آقا!
تری نمازوں کی خیر آقا!
تری اذانوں کی خیر آقا!
جو مٹ رہے ہیں سمٹ رہے ہیں
اب ان ترانوں کی خیر آقا!
شہید کرب و بلا کا صدقہ......
حنین بدر واحد کے وفا شعاروں کا صدقہ
اب پاکستان سے عالم اسلام سے
ستم کی گہری یہ رات بیتے......
یوں جبر ٹوٹے یوں کفر بھاگے
کہ اہل حق کی سپاہ جیتے......
کریم آقا! رحیم آقا!
رؤف آقا! رحیم آقا!
ربیع الاول کے لمحوں کو حکم دیجیے
روش روش پر بہار برسے......
ربیع الاول کرم کی برکھا
رحمتوں کی پھوار برسے
عظیم آقا! کریم آقا
رؤف آقا! رحیم آقا......
درود تجھ پر سلام آقا......
سلام تجھ پر درود آقا......

اہل اسلام کو عید میلاد النبی ﷺ مبارک!

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں 12 ربیع الاول کو

انشاءاللہ العزیز ٹھیک صبح 9:00 بجے نیک آباد (مراڑیاں شریف) سے روانہ ہو کر بائی پاس
جلوس میلاد شاہین چوک، سٹاف گلہ، ریلوے روڈ سے گزرتے ہوئے عنایت پارک میلاد چوک پہنچے گا۔
میلاد مصطفیٰ کانفرنس انشاءاللہ 10.30 بجے عنایت پارک، فوارہ چوک گجرات میں منعقد ہوگی، جہاں

حضرت **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) امیر عالمی تنظیم اہل سنت

اور دیگر علماء اہلسنت ایمان افروز خطاب فرمائیں گے۔ اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور دعاء خیر ہوگی اور لنگر تقسیم کیا جائے گا!

احباب قافلوں کی صورت میں جلوس اور کانفرنس میں شریک ہوں!!!

الداعی الی الخیر: صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری

رابطہ: 0333-8403748 فون: 3521401-2 فیکس: 3511855 میل Info@ahlesunnat.info

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ماہنامہ

آوازاہلسنت

گجرات پاکستان

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیکہ آباد (مواڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ **ایڈیٹر:** صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا ودربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں **صاحبزادہ قاری محمد فضل قادری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ و یورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، شبیر حسین ساہی، مصطفیٰ کمال، محمد اشرف **رابطہ برائے شکایات:** محمد صفدر 0307-3365705

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 402-053-3521401 فیکس: 3511855 ای میل Info@ahlesunnat.Info

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترتیب !!!

ٹائٹل	مارچ 2008	1
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر	2
اشتہار	شریعت کالج طالبات + جلوس میلاد	3-4
اداریٔ صفحہ	ماہنامہ ''آواز اہلسنت''	5
اداریہ: نو منتخب ممبران اسمبلی کے نام کھلا خط	ادارہ	7
حمد و نعت	پیشکش: ''قادری نعت کونسل''	8
درس قرآن: قرآن مجید کے غلط ترجمے (نئی قسط)	پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ	9
درس حدیث: ختم نبوت اور ذکر میلاد	=	11
ایک عظیم الشان حکومت: قرآنی واقعہ	سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر رحمہ اللہ	15
سید ہجویر مخدوم امم (رحمۃ اللہ علیہ)	تحریر استاذ العلماء مدظلہ العزیز	18
دار الافتاء اہلسنت	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	23
دانش حجاز: سنہری اقوال اور تبصروں سے مزین شاندار تحریر	جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ	27
حصول علم اور امام اصمعی	مولانا عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ	30
اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا علم و فضل اور ذہانت	پیشکش محترمہ ریحانہ کوثر قادری	33
Blessings of Milad Sharif and..........	Pir Muhammad Afzal Qadri	36
بقیہ خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر علامہ محمد ابو تراب بلوچ	43

ماہنامہ ''آواز اہل سنت''میں موجود تحریریں جید علماء دین و مفتیان اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفون!

marfat.com

نو منتخب ممبران اسمبلی کے نام کھلا خط: ----- اداریہ -----

بخدمت مسلم ممبران قومی اسمبلی پاکستان

عنوان: وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے عملی نفاذ کیلئے جدوجہد کی دعوت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد، آپ بخوبی جانتے ہیں کہ

☆ اسلام دین کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ دین دیگر ادیان کی طرح چند عبادات اور اخلاقیات پر مشتمل نہیں بلکہ معاشرت، معاشیات، اقتصادیات اور سیاسیات کے بارے میں بھی کامل وا کمل رہنمائی فرماتا ہے۔

☆ مسلمانوں پر جس طرح نماز روزہ فرض ہے اسی طرح اجتماعی زندگی میں دین مصطفیٰ ﷺ کا سیاسی، معاشرتی، معاشی، عدالتی اور اقتصادی نظام عملی طور پر نافذ کرنا بھی ان پر فرض ہے، جس کی خلاف ورزی کرنے والے کے لئے قرآن وحدیث میں سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

☆ نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ سے نہ صرف اسلامی ریاست خوشحال اور مضبوط تر ہو جاتی ہے بلکہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی برکت سے آخرت کی ابدی سعادات کے بھی حقدار بن جاتے ہیں۔

☆ مملکت خداداد پاکستان کا قیام دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ہوا تھا اور اس وقت مسلمانوں نے عہد کیا تھا کہ وہ پاکستان میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ کریں گے اور پاکستان اسلام کا مضبوط قلعہ ہوگا۔ لیکن افسوس کہ پچپن برس گزر چکے ہیں اور مملکت خداداد ابھی تک نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ سے محروم ہے اور ہماری اس بدعہدی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائید اُٹھ گئی ہے اور پاکستان ترقی وخوشحالی کی بجائے قسم قسم کی مشکلات سے دوچار ہوتا چلا گیا ہے۔ قسم بخدا! اگر ہمارے حکمران وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ کر دیتے تو آج پاکستان نہایت خوشحال اور طاقتور ہوتا۔

☆ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قومی اسمبلی کی ممبرشپ کا عہدہ جلیلہ عطا فرمایا ہے، آپ پر بحثیت مسلم، پاکستانی اور ممبر قومی اسمبلی لازم ہے کہ آپ وطن عزیز کو نظام مصطفیٰ ﷺ کا گہوارہ بنانے کے لئے سر توڑ کوششیں فرمائیں۔ بصورت دیگر آپ روز قیامت اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی بارگاہ میں ضرور جوابدہ ہونگے۔

لہذا آپ سے نہایت اخلاص کے ساتھ درخواست ہے کہ

اپنے آپ اور پوری قوم کو دنیا کی رسوائی اور آخرت میں عذاب الیم سے بچانے کیلئے دیگر ممبران اسمبلی کو منظم کر کے مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے عملی اور فوری نفاذ کیلئے بھرپور کوشش کر کے ثواب دارین حاصل فرمائیں!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم کام کی توفیق عطا فرمائے اور جلد وطن عزیز کو نظام مصطفیٰ کا گہوارہ اور اسلام کا قلعہ فرمائے تاکہ ہم اور ہماری نسلیں سعادت دارین سے بہرہ ور ہو سکیں۔ فقط

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الداعی الی الخیر **پیر محمد افضل قادری**

مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت

marfat.com

حمد

باری تعالیٰ

ہے پاک رتبہ، فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا
غش آگیا کلیم سے مشتاق دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا
ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں
عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا
افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا
اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا جو رحمت بیکس نواز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہ حجاز کا
کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

نعت

رسول مقبول ﷺ

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی
میرا سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا رکھے آباد اہلِ نظر کو
محمد کا میلاد ہوتا رہے گا
محمد دیا حق نے اسم گرامی
ہمیں جان سے پیارا ہے یہ نام نامی
وسیلۂ رومی وظیفۂ جامی
یہی نام ہے یاد ہوتا رہے گا
سکون دل و جاں خیال نبی ہے
نگاہوں کا مرکز جمال نبی ہے
جسے آرزوئے وصال نبی ہے
وہ دل غم سے آزاد ہوتا رہے گا
گدا ہے جو شاہ اُمم کی گلی کا
اسے کوئی طعنہ نہ دے مفلسی کا
وہ اجڑا نہیں ہے کرم ہے نبی کا
حقیقت میں آباد ہوتا رہے گا
نوائے ظہوریؔ ثنائے نبی ہے
میرا دل و ایمان رضائے نبی ہے
جو محروم لطف و عطائے نبی ہے
وہ ناکام و ناشاد ہوتا رہے گا

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

درس قرآن

(نئی قسط)

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

قرآن مجید کے غلط ترجمے

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ آیت نمبر 115 میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"اللّٰہ یستھزئ بھم."

غلط ترجمے

مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ، شیخ الہند مولانا محمود الحسن ترجمہ کرتے ہیں:

"اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔"

جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابو الاعلیٰ مودودی ترجمہ کرتے ہیں:

"اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے۔"

مولانا فتح محمد جالندھری ترجمہ کرتے ہیں:

"ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے۔"

حکومت سعودیہ کی طرف سے شائع کردہ مولانا محمد جونا گڑھی کے ترجمہ میں ہے:

"اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے۔"

سر سید احمد خاں اپنی تفسیر القرآن میں ترجمہ کرتے ہیں:

"اللہ ان سے ٹھٹھہ کرتا ہے۔"

اہلحدیثوں کے علامہ وحید الزمان ترجمہ کرتے ہیں:

"اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے۔"

شیعہ مترجم سید مقبول احمد دہلوی ترجمہ کرتے ہیں:

"اللہ (ہی) ان سے ہنسی کرے گا۔"

لغت کی کتاب

مشہور ماہر لغت مولانا فیروز الدین اپنی اردو فیروز اللغات میں ہنسی کا معنی کرتے ہیں:

قہقہہ لگانا، مذاق کرنا، کھیلنا، تمسخر کرنا وغیرہ

(فیروز اللغات صفحہ نمبر 1452،51)

ان افعال (ہنسی، قہقہہ، مذاق، کھیلنا، تمسخر کرنا، ٹھٹھہ) کا صدور جسم سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات سے پاک ہے۔

یہ افعال عام انسانوں میں بھی عیب متصور ہوتے ہیں تو ذات باری جو ہر عیب سے پاک ہے کے لیے کیسے جائز ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ الفاظ عقیدہ توحید کے اہم حصے، عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کا عقیدہ) کے خلاف ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صریح بے ادبی و گستاخی ہیں۔

marfat.com

درست ترجمہ:

''اللہ تعالیٰ ان سے استہزا فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)۔'' (کنزالایمان)

اس آیت کے تحت حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''الله يستهزئ بهم اى يجازيهم على استهزأهم سمى الجزاء به للمقابلة قال البغوى قال ابن عباس هو ان يفتح لهم باب من الجنة فاذا انتهوا اليه سد عنهم وردوا الى النار. و قيل هو ان يجعل للمؤمنين نور يمشون به على الصراط فاذا وصل المنافقون اليه حيل بينهم و بين المومنين قال الله تعالى نضرب بينهم بسور له باب الاية قال الحسن معناه ان الله يظهر على المؤمنين نفاقهم انتهى.''

ترجمہ:

''یعنی وہ (اللہ) انہیں ان کے استہزا کی جزا دے گا۔ جزا کو استہزا کا نام مقابلہ میں آنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ امام بغوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ جزا یہ ہے کہ ان کے لیے جنت کا دروازہ کھولے گا اور جب وہ اس دروازے پر پہنچیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور انہیں آگ کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ مومنین کے لیے ایک روشنی کی جائے گی جس کی بدولت وہ پل صراط پر چلیں گے اور جب منافقین وہاں پہنچیں گے تو ان کے اور مومنین کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس کا دروازہ ہو گا۔ حضرت حسن نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین پر ان کا نفاق ظاہر کر دے گا۔''

الغرض مفسرین نے اس جگہ استہزا کو متشابہات (وہ الفاظ جن کا معنی مخفی ہو اور اسے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہو یا اس کے بتانے سے رسول اکرم ﷺ جانتے ہوں) میں شامل کیا ہے یا پھر استہزا کی ایسی تحویل کی جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور کسی مفسر نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتوں کو منسوب نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت کے منافی ہیں۔

اردو مترجمین میں سے امام شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید میں ہر جگہ بارگاہ الوہیت کے ادب و تقدس اور عقیدہ توحید و عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کو پیش نظر رکھ کر ترجمہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے!!!

◆◆◆ دس چیزیں

دس چیزوں کو

کھا جاتی ہیں:

☆ 1۔ نیکی بدی کو ......
☆ 2۔ غم عمر کو ......
☆ 3۔ تکبر علم کو ......
☆ 4۔ صدقہ بلا کو ......
☆ 5۔ توبہ گناہ ......
☆ 6۔ غصہ علم کو ......
☆ 7۔ جھوٹ رزق کو ......
☆ 8۔ پشمانی سخاوت ......
☆ 9۔ عدل ظلم کو ......

marfat.com

درسِ حدیث
ختم نبوت اور ذکر میلاد

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"وعن العرباض بن سارية عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم انه قال:

انى عند الله مكتوب خاتم النبيين وان آدم لمنجدل فى طينه، وساخبركم باول امرى: دعوة ابراهيم، و بشارة عيسى، ورؤيا امى التى رأت حين وضعتنى وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام."

ترجمہ:

"حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک میں اللہ تعالیٰ کے پاس آخری نبی لکھا ہوا تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں زمین پر پڑے ہوئے تھے، اور اب میں تمہیں (دنیا میں ظہور نبوت اور رفعت شان کی) پہلی بات بتاتا ہوں: (میں) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری ہوں، اور اپنی ماں کا نظارہ ہوں جو انہوں نے دیکھا جب انہوں نے مجھے جنم دیا اور ان (میری والدہ) سے ایک نور برآمد ہوا جس کی وجہ سے ان کے لیے شام کے محلات چمک اٹھے۔" (1،2)

(اس حدیث کو محدث ابن حبان، امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے)

اس حدیث مبارک میں "خاتم النبیین" کا معنی آخری نبی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے خود خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی بیان کیا ہے۔ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون فى امتى كذابون ثلاثون، كلهم يزعم انه نبى وانا خاتم النبيين لا نبى بعدى."

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری امت میں تیس انتہائی جھوٹے شخص ہوں گے، وہ سب نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں،

حوالہ 1: "صحیح ابن حبان" كتاب التاريخ، باب من صفته الخ، ذكر كتب الله الخ، حديث نمبر 6404، جز نمبر 14، صفحہ نمبر 313، طبع بیروت۔ و "مشكوة المصابيح"۔

حوالہ 2: "مستدرك حاكم" كتاب تواريخ المتقدمين من الانبياء والمرسلين، باب ذكر اخبار سيد المرسلين الخ، حدیث نمبر 4175، جز نمبر 2، صفحہ نمبر 656

marfat.com

میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (3)

علاوہ ازیں اُمت کے علماء کا اجماع (اتفاق) ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور یہ کہ جو بھی آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

نام نہاد ''جماعت احمدیہ'' کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو دنیا نے اسی عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی بنا پر کافر قرار دیا ہے، اور اسی طرح مدرسہ دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی کو عرب و عجم کے اکابر علماء و مفتیان نے کافر قرار دیا ہے کیونکہ اس نے اپنی تصنیف ''تحذیر الناس'' میں لکھا ہے کہ

''عوام کے خیال میں رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں ہے''

اس میں موصوف نے خاتم النبیین کے معنی، آخری نبی ہونے کا انکار کیا تھا اور اسے عوام کا خیال قرار دیا تھا اور اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے دعویٰ نبوت کی راہ ہموار کی تھی۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ)

''دعوۃ ابراھیم''

سے مراد حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی وہ دعا ہے جو انہوں نے تعمیر کعبہ کے بعد کی تھی۔ جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ہماری اولاد میں ایک مسلمانوں کی جماعت ضرور رکھنا اور ان مسلمانوں کی جماعت میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کرنا۔ (4)

''دعا خلیل و ذبیح'' سے دیگر نکات کے علاوہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے والدین اور دیگر آباؤاجداد موحد تھے۔

''بشارت عیسی علیه السلام''

سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ اعلان ہے:

''وَمُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَاْتِیْ مِن بَعْدِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔''

ترجمہ: ''اور اس عظیم رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئینگے، جن کا نام ''احمد'' ﷺ ہے۔(5)

''رؤیا امی''

سے مراد یا تو آپ کی والدہ کے وہ خواب ہیں جن میں انہیں بشارت دی گئی کہ

''اے آمنہ! آپ کے پیٹ میں رسولوں کے سردار ہیں۔''

اور یا پھر بیداری میں فرشتہ کی آواز ہے، جس میں فرشتہ نے کہا تھا کہ

''اے آمنہ! اس طرح کہو:

"اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد" میں انہیں ہر حاسد کے شر سے اس ہستی کی پناہ میں دیتی ہوں جو یکتا ہے۔

حوالہ 3: ''جامع ترمذی'' کتاب الفتن، باب ما جاء لاتقوم الساعة حتی یخرج کذابون، حدیث نمبر 2145.

حوالہ 4: ''قرآن مجید'' سورۃ بقرہ، آیت نمبر 128، 129۔

حوالہ 5: ''قرآن مجید'' سورۃ الصف آیت نمبر 6.

marfat.com

اس حدیث پاک سے درج ذیل فوائد ثابت ہوتے ہیں:

1۔ اس حدیث مبارک میں جماعت اسلامی کے بانی مودودی اور دیگر نجدی وہابی فکر کے ان لوگوں کا رد بلیغ ہے جنہوں نے لکھا ہے کہ نبی علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ورسالت ملی اس سے پہلے آپ نبی نہیں تھے۔ اس حدیث مبارک سے ثابت ہو رہا ہے کہ آپ کی نبوت اور شان ختم نبوت حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے بھی ثابت تھی اور دنیا میں آپ کی ولادت سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بشارت کے ذریعے آپ کی نبوت کا اعلان کر دیا تھا اور آپ کی والدہ آمنہ خاتون جنت کو بھی آپ کی نبوت وسیادت کی بشارت انبیاء نے دے دی ہوئی تھی اور طبقات ابن سعد، دلائل النبوۃ اور دیگر کتب کی روایات کے مطابق آپ کی والدہ نے ابواء کے مقام پر اپنی وفات کے وقت نبی علیہ السلام سے اس بشارت کا ذکر بھی کیا تھا۔

یاد رہے کہ

اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق چالیس سال کی عمر میں نبی علیہ السلام نے اعلان نبوت کیا ہے۔ اسی کو ''بعثت نبوی'' کہا جاتا ہے، لیکن نبوت آپ کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی مل چکی تھی۔ جیسا کہ آیات واحادیث سے ثابت ہے۔

2۔ اس حدیث مبارک میں نبی علیہ السلام نے اپنی عظمت شان اور ولادت بیان فرمائی ہے اور یہ واقعہ بیان کیا ہے، کہ میری ولادت کے وقت ایک نور نکلا، جس کی وجہ سے میری والدہ کو شام کے محلات نظر آنے لگے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کی ولادت اور بعد ولادت کے وقت ظاہر ہونے والے کمالات نبویہ کا ذکر کرنا، خود نبی علیہ السلام کی سنت ہے۔

3۔ اس حدیث سے **محفل میلاد** کا انعقاد بھی ثابت ہوتا ہے۔

4۔ اس حدیث کے مطابق حضرت آمنہ کو نبی علیہ السلام کے نور مبارک کی ایک جھلک کی برکت سے شام کے محلات نظر آنے لگے۔ جس سے حضرت آمنہ کا مومنہ ہونا ثابت ہوتا ہے، کیوں کہ مکہ مکرمہ سے سینکڑوں میل دور شام کے محلات دیکھنا نبی علیہ السلام کا ارحاص (وہ خلاف عادت واقعہ جو اعلان نبوت سے پہلے ظاہر ہو) اور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی کرامت ہے، یا کم از کم معونت۔ اور کرامت ومعونت اہل ایمان کو عطا کی جاتی ہے۔

5۔ اس حدیث سے نبی علیہ السلام کی نورانیت ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے صحابی حضرت جابر کو فرمایا:

"یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ."

ترجمہ: ''اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے پہلے تمہارے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا تھا۔

حوالہ: ''مصنف عبدالرزاق'' وعامہ کتب۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس دنیا میں حضور نبی کریم ﷺ کے نور مبارک پر ستر پردے رکھے گئے ہیں، اگر ایک پردہ بھی ہٹ جاتا تو عرش سے فرش تک کوئی مخلوق آپ کی جھلک برداشت نہ کر سکتی۔ (نبراس)

6۔ نبی علیہ السلام کے نور کی ایک جھلک سے حضرت

marfat.com

آمنہ رضی اللہ عنہا کو شام کے محلات نظر آنے لگے، حالانکہ دنیا میں تیز روشنی میں دیوار کے پیچھے سے بھی کچھ نظر نہیں آتا، تو خود حضور نور الانوار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نظر کہاں کہاں تک کا نظارہ کرتی ہو گی؟ چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

''ان اللہ تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ.'' (6)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے کائنات میرے سامنے رکھ دی، میں کائنات کو اور کائنات میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے، کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔''

اور دیگر کتب احادیث میں ہے:

''فعلمت مافی السماوات ومافی الارض والارض.''

ترجمہ: ''میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، جان لیا۔'' (7)

جبکہ صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں ہے:

''فتجلی لی کل شی و عرفت.''

ترجمہ: ''تو ہر چیز میرے لیے روشن ہو گئی اور میں نے اسے پہچان لیا۔'' (8)

7۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ولادت کے وقت آپ کے نور سے دنیا کو روشن کر دیا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی ولادت کی خوشی میں روشنی کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

8۔ اس حدیث میں نبی علیہ السلام نے اپنی ولادت سے پہلے کے واقعات بیان کئے ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم غیب سے نوازا ہے۔ یاد رہے کہ قرآن مجید میں جس جگہ علم غیب کو اللہ تعالیٰ کا خاصہ قرار دیا گیا ہے، اس علم غیب سے مراد علم غیب ذاتی ہے، جو کسی کا عطاء کردہ نہیں ہوتا اور قرآن وحدیث سے جہاں انبیاء، اولیاء اور ملائکہ کا علم غیب ثابت ہوتا ہے، اس سے مراد علم غیب عطائی ہے، جو کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو عطا فرماتے ہیں۔

9۔ دعائے ابراہیم میں اس بات کا ارشاد بھی ہے کہ نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے ساتھ خاص نہیں، جیسا کہ یہود کا عقیدہ ہے۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے پیدا ہوئے۔

10۔ اس حدیث سے نبی علیہ السلام کا ایک نام ''احمد'' بھی ثابت ہو رہا ہے۔

تلک عشرۃ کاملۃ !!!

وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

حوالہ 6 ''مجمع الزوائد'' جز نمبر 8، صفحہ نمبر 287، طبع بیروت۔

حوالہ 7 ''جامع ترمذی'' کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورۃ ص، حدیث نمبر 3157.

حوالہ 8 ''صحیح ترمذی'' کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورۃ ص، حدیث نمبر 3159.

marfat.com

قرآنی واقعے کی تشریح
ایک عظیم الشان حکومت:

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر رحمہ اللہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے ایک عظیم الشان حکومت عطا فرمائی تھی اور انکے بس میں ہوا کر دی تھی۔ آپ ہوا کو جہاں حکم فرماتے تھے وہ آپ کے تخت کو اڑا کر وہاں پہنچا دیتی تھی اور جن و انسان اور پرندے سب آپکے تابع اور لشکری تھے۔ آپ حیوانات کی بولیاں بھی جانتے تھے۔

آپ جب بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے مکہ معظمہ پہنچنے کا عزم فرمایا۔ چنانچہ تیاری شروع ہوئی اور آپ نے جنوں، انسانوں پرندوں اور دیگر جانوروں کو ساتھ چلنے کا حکم دیا حتیٰ کہ ایک بہت بڑا لشکر تیار ہو گیا۔ یہ عظیم لشکر تقریباً تیس میل میں پورا آیا۔ حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا تو ہوا نے تخت سلیمان کو معہ اس لشکر عظیم کے اٹھایا۔ اور فوراً حرم شریف میں پہنچا دیا۔ آپ حرم شریف میں کچھ عرصہ ٹھہرے اس عرصہ میں آپ مکہ معظمہ میں ہر روز پانچ ہزار اونٹ پانچ ہزار گائیں اور بیس ہزار بکریاں ذبح فرماتے تھے۔ اور اپنے لشکر میں ہمارے حضور سید الانبیاء ﷺ کی بشارت سناتے رہے کہ یہیں سے ایک نبی عربی پیدا ہوں گے جن کے بعد پھر کوئی نبی پیدا نہ ہو گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کچھ عرصہ بعد مکہ معظمہ میں مناسک ادا فرمانے کے بعد ایک صبح کو وہاں سے چل کر صنعاء ملک یمن میں پہنچے۔ مکہ معظمہ سے صنعا کا ایک مہینے کا سفر ہے۔ زر آپ مکہ معظمہ سے صبح کو روانہ ہوئے۔ اور صنعاء زوال کے وقت پہنچ گئے۔ یہاں بھی آپ نے کچھ عرصہ ٹھہرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس مقام پر پرندہ ہدہد ایک روز اوپر اڑا اور بہت اوپر تک جا پہنچا۔ اور ساری دنیا کے طول و عرض کو دیکھا۔ اس کو ایک سرسبز باغ نظر آیا۔ یہ باغ ملکہ بلقیس کا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس باغ میں ایک ہدہد بیٹھا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہدہد کا نام یعفور تھا۔ یعفور کی اور یمنی ہدہد کی حسب ذیل گفتگو ہوئی:

یمنی ہدہد: تم کہاں سے آئے اور کہاں جاؤ گے؟

یعفور: میں ملک شام سے، اپنے بادشاہ سلیمان کے ساتھ آیا ہوں۔

یمنی ہدہد سلیمان کون ہے؟

یعفور: وہ جنوں، انسانوں، پرندوں، جانوروں اور ہوا کے ایک عظیم الشان فرمانروا اور سلطان ہیں اس میں بڑی طاقت ہے ہوا اسکی سواری ہے اور ہر چیز اسکی تابع ہے۔ تم بتاؤ کہ تم کس ملک کے ہو؟"

یمنی ہدہد: میں اسی ملک کا رہنے والا ہوں۔ ہمارے اس ملک کی بادشاہ ایک عورت ہے جس کا نام بلقیس ہے۔ اس کے ماتحت بارہ ہزار سپہ سالار ہیں۔ اور ہر سپہ سالار کے ماتحت ایک ایک لاکھ سپاہی ہے۔ پھر اس نے یعفور سے کہا، تم میرے ساتھ ایک عظیم ملک اور لشکر دیکھنے چلو گے؟

یعفور: بھئی میرے بادشاہ سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر کا وقت ہو رہا ہے اور انہیں وضو کے لیے پانی درکار ہو گا اور پانی کی جگہ بتانے پر میں مامور ہوں۔ اگر دیر ہو گئی تو وہ ناراض ہوں گے۔

یمنی ہدہد: نہیں بلکہ یہاں کے ملک اور فرمانروا بلقیس کی مفصل خبر سن کر خوش ہوں گے۔

یعفور: اچھا تو چلو۔ (دونوں اڑ گئے اور یعفور ملک یمن کو دیکھنے لگا)۔

ادھر حضرت سلیمان نے نماز عصر کے وقت ہدہد کو طلب فرمایا۔ تو وہ غیر حاضر نکلا۔ آپ بڑے جلال میں آ گئے۔ اور فرمایا۔ کیا ہوا۔ کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا۔ یا وہ واقعی حاضر نہیں ضرور میں اُسے سخت سزا دونگا۔ یا ذبح کروں گا۔ یا کوئی روشن سند میرے پاس لائے۔ ("قرآن مجید" پارہ 19۔)

اور پھر عقاب کو حکم دیا کہ وہ اڑ کر دیکھے کہ ہدہد کہاں ہے؟ اچانک اسے ہدہد یمن کی طرف سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ عقاب فوراً اس کے پاس پہنچا اور کہا غضب ہو گیا، اپنی فکر کر لے اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام نے تمہارے لیے قسم کھالی ہے کہ میں ہدہد کو سخت سزا دونگا یا ذبح کر دونگا۔ ہدہد نے ڈرتے ہوئے پوچھا: اور اللہ کے نبی نے اپنے حلف میں کسی بات کا استثنا

marfat.com

بھی فرمایا ہے یا نہیں؟ عقاب نے کہا: ہاں یہ فرمایا ہے کہ یا کوئی روشن سند میرے پاس لائے!۔

ہدہد نے کہا تو پھر میں بچ گیا۔ میں ان کیلئے ایک بہت بڑی خبر لے کر آیا ہوں۔ پھر عقاب اور ہدہد دونوں بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہوئے حضرت سلیمان نے رعب جلال میں فرمایا: ہدہد کو حاضر کرو! ہدہد بے چارا دم بخود، اپنی دم نیچے کئے ہوئے پر زمین سے ملتا ہوا اور کانپتا ہوا حضرت سلیمان کے قریب آیا۔ تو آپ نے اس کو سر سے پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹا۔ اس وقت ہدہد نے کہا:

ترجمہ: ''حضور اللہ کے سامنے حاضری کو یاد کو کیجئے''

آپ نے یہ بات سن کر اسے چھوڑ دیا اور اسے معاف فرما دیا پھر ہدہد نے اپنی غیر حاضری کی وجہ بیان کی اور بتایا کہ میں ایک بہت بڑی ملکہ کو دیکھ کر آیا ہوں۔ خدا نے اسے ہر قسم کا سامان عیش وعشرت دے رکھا ہے اور وہ سورج کی پجارن ہے اور اس کا بہت بڑا تخت ہے۔

روایت ہے کہ یہ تخت سونے اور چاندی کا بنا ہوا تھا اور بڑے بڑے قیمتی جواہرات سے مرصع تھا۔ بلقیس نے ایک مضبوط گھر بنوایا تھا۔ جس گھر میں دوسرا گھر تھا۔ پھر اس گھر کے اندر تیسرا گھر تھا۔ اور پھر اس تیسرے گھر کے اندر چوتھا گھر تھا۔ اسی طرح پھر اس میں پانچواں اور پانچویں میں چھٹا اور چھٹے میں ساتواں گھر تھا۔ اس ساتویں گھر میں وہ تخت مقفل تھا اور سات ہی غلاف اس تخت کو چڑھا رکھے تھے اور اس تخت کے چار عدد پائے تھے۔ ایک پایہ سرخ یاقوت کا۔ دوسرا زرد یاقوت کا۔ تیسرا سبز زمرد کا اور چوتھا سفید موتی کا تھا۔ یہ تخت اسی گز لمبا۔ چالیس گز چوڑا اور تیس گز اونچا تھا۔ بلقیس ساتویں گھر کے اندر رہتے ہوئے اس تخت عظیم پر بیٹھا کرتی تھی۔ ہر گھر کے باہر سخت پہرا تھا۔ اور بلقیس تک پہنچنا ایک دشوار امر تھا۔

ہدہد نے جب بلقیس کی بات سنائی تو آپ نے فرمایا:

میرا ایک خط لے جاؤ اور بلقیس تک پہنچا آؤ۔

چنانچہ آپ نے ایک خط لکھا۔ جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد لکھا:

ترجمہ: ''میرے معاملہ میں بڑائی ظاہر نہ کرو۔ اور مسلمان بن کر میرے حضور حاضر ہو جاؤ''

اور اس خط پر شاہی مہر ثبت کر کے ہدہد کو دے دی۔

ہدہد گیا اور ساتوں قلعوں کے پہروں سے بے نیاز ہو کر نبی کا یہ چٹھی رساں روشن دانوں میں سے گزرتا ہوا بلقیس تک جا پہنچا۔ بلقیس اس وقت سو رہی تھی۔ ہدہد وہ خط بلقیس کے سینے پر رکھ کر باہر نکل آیا۔ بلقیس جب اٹھی تو یہ خط پا کر گھبرائی۔ اور اعیان سلطنت سے مشورہ طلب کیا کہ کیا کیا جائے؟ وہ بولے کہ آپ ڈرتی کیوں ہیں؟ ہم زور والے اور لڑنے میں ماہر ہیں۔ سلیمان اگر لڑنا چاہتا ہے تو لڑے ہم شکست تسلیم نہیں کرتے باقی جو آپکی مرضی۔

بلقیس نے کہا جنگ اچھی چیز نہیں بادشاہ جب کسی شہر میں اپنے زور و قوت سے داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں میرا خیال ہے کہ میں سلیمان کی طرف ایک تحفہ بھیجوں اور پھر دیکھوں کہ سلیمان اسے قبول کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ بادشاہ ہیں تو تحفہ قبول کر لینگے اور اگر نبی ہیں تو میرا یہ تحفہ قبول نہ کریں گے بجز اس کے کہ انکے دین کا اتباع کیا جائے۔

چنانچہ بلقیس نے پانچ سو غلام اور پانچ سو باندیاں بہترین ریشمی لباس اور زیورات کے ساتھ آراستہ کر کے انہیں ایسے گھوڑوں پر بٹھایا جن کی کاٹھیاں سونے کی اور لگامیں جواہرات سے مرصع تھیں۔ اور ایک ہزار سونے اور چاندی کی اینٹیں اور ایک تاج جو بڑے بڑے قیمتی موتیوں سے مزین تھا۔ وغیرہ وغیرہ معہ ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے۔

ہدہد دیکھ کر چل دیا اور کاجر سارا قصہ سنا دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے جنّی لشکر کو حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر چھے میل تک انہیں اینٹوں کی سڑک بنا دی جائے اور سڑک کے ادھر اُدھر سونے اور چاندی کی بلند دیواریں کھڑی کر دی جائیں اور دنیا کے جو خوبصورت جانور سب حاضر کئے جائیں۔

چنانچہ آپ کے حکم کی فوراً تعمیل کی گئی اور چھ میل سونے چاندی کی سڑک بن گئی اس سڑک کے دونوں طرف سونے چاندی کی دیواریں بھی بن گئیں اور خشکی و تری کے خوبصورت جانور بھی حاضر کر دیئے گئے اور پھر آپ نے اپنے تخت کی دائیں جانب چار ہزار سونے کی کرسیاں اور بائیں جانب بھی چار ہزار سونے کی کرسیاں رکھوائیں اور ان پر اپنے مقربین وخواص کو بٹھایا۔ اور اپنے جنّی لشکر اور انسانی لشکر کو دور دور تک صف بہ صف کھڑا کر دیا اور وحشی جانوروں، اور درندوں اور

marfat.com

چوپایوں کو بھی صف بہ صف کھڑا کر دیا۔ اس قسم کا شاہی دبدبہ اور جلال اس شان و شوکت کی حکومت چشمِ فلک نے کبھی دیکھی ہی نہ تھی۔

بلقیس کا قاصد اپنے زعم میں بڑا قیمتی تحفہ لا رہا تھا۔ مگر جب اس نے سونے چاندی کی بنی ہوئی سڑک پر قدم رکھا۔ اور ارد گرد سونے چاندی کی دیواریں دیکھیں اور پھر آپکی جاہ و عزت اور شان و شوکت کے نظارے دیکھے تو اس کا دل دھک دھک کرنے لگا اور شرم کے مارے پانی پانی ہو گیا۔ اور سوچنے لگا کہ بس یہ بلقیس کا تحفہ کس منہ سے سلیمان کی خدمت میں پیش کرونگا؟

بہر حال جب وہ بار گاہِ سلیمانی میں پہنچا تو حضرت نے فرمایا؛ کیا تم لوگ مالِ دنیا سے میری مدد کرنا چاہتے ہو تم لوگ اہل مفاخرت ہو دنیا پر فخر کرتے ہو۔ ایک دوسرے کے تحفہ وہدیہ پر خوش ہوتے ہو۔ مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ دے رکھا ہے اور اتنا کچھ دیا ہے کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین و نبوت سے مجھ مشرف فرمایا ہے۔ لہٰذا اے بلقیس کے قاصد پلٹ جا اور یہ اپنا تحفہ لے جاؤ اور جا کر کہہ دو کہ اگر وہ مسلمان ہو کر ہمارے حضور حاضر نہیں ہوتی تو ہم اس پر لشکر لائیں گے کہ اس کے مقابلہ کی اُسے طاقت نہ ہو گی اور ہم اسے ذلیل کر کے شہر سے نکال دیں گے۔

بلقیس کا قاصد یہ پیغام لے کر واپس پلٹا اور بلقیس سے سارا قصہ تفصیل سے کہا۔ بلقیس نے غور سے سنا اور بولی بیشک وہ نبی ہے اور اس سے مقابلہ کرنا ہمارے بس کا کام نہیں۔ پھر اس نے اعیان سلطنت سے مشورہ طلب کرنے کے بعد حضرت سلیمان کی خدمت میں خود حاضر ہونے کا ارادہ کیا۔

ہُدہُد نے ساری رپورٹ آپ تک پہنچا دی تو آپ نے دربار میں یہ اعلان فرمایا: "کون ہے جو بلقیس کے یہاں پہنچنے سے پہلے پہلے اس کا تخت یہاں لے آئے" عفریت نامی ایک جن اٹھا اور بولا: "آپکا اجلاس برخاست ہونے سے پہلے پہلے لے آؤنگا" آپ نے فرمایا: "ہم اس بھی زیادہ جلدی منگوانا چاہتے ہیں۔ تو پھر ایک عالم کتاب ولی اللہ اٹھا اور بولا:

"میں ایک پل مارنے سے پہلے لے آؤنگا۔ یہ کہا اور پل میں تخت لے آیا۔" (قرآن)

پھر بلقیس بھی حاضر ہوئی اور حضرت کی شان و شوکت اور صداقت و نبوت کا نظارہ کر کے مسلمان ہو گئی۔

سبق:

1۔ دربار سلیمانی اور بلقیس کے تخت کا درمیانی فاصلہ دو مہینہ کی راہ تھا اور تخت کا طول و عرض آپ پڑھ چکے۔ اتنی طویل مصافت اور اتنے وزن دار ہونے اور اتنے محفوظ مقام میں ہونے کے باوجود حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک سپاہی اسے پل بھر میں لے آیا۔ تو پھر جو ان کے بھی آقا و مولیٰ سید الانبیاء ﷺ کی امت کے اولیاء ہیں وہ کیوں دور دراز کی مسافت سے کسی مظلوم کی اعانت و حمایت کو نہیں پہنچ سکتے؟

2۔ وہ عالم کتاب تخت لانے کیلئے بھرے دربار میں بلقیس کے دربار میں گیا اور وہاں سے تخت اٹھا کر واپس آیا مگر اس عرصہ میں دربار سے غائب بھی نہیں ہوا اور مقام تخت پر بھی پہنچ گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں میں یہ طاقت ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں متعدد جگہ حاضر ہو سکتے ہیں اور یہ طاقت حضرت سلیمان کے ایک سپاہی کی ہے پھر جو ان کے بھی سردار ﷺ ہیں ان کا ایک ہی وقت میں متعدد جگہ تشریف فرما ہونا کیوں کرنا ممکن ہو سکتا ہے؟

3۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس سپاہی نے دو مہینے کی راہ کو پل بھر میں طے کیا اور پل بھر میں واپس بھی پہنچ گیا پھر حضور سید الانبیاء ﷺ کا شب معراج عرش پر تشریف لے جانا اور واپس تشریف لے آنا بھی ممکن ہے۔

4۔ تخت سلیمان کو معہ ایک لشکر کے ہوا اٹھا لیتی تھی۔ یہ "نبی" کا تصرف و اختیار ہے۔ اور جو انبیاء کو مثل بشر کہتے ہیں ان میں سے کوئی صاحب ذرا کسی چھت سے ہی چھلانگ لگا کر دکھائیں تاکہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو!

5۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حرم شریف میں پہنچ کر ہر روز پانچ ہزار اونٹ پانچ ہزار گائے اور بیس ہزار بکریاں ذبح فرماتے رہے۔ مگر ایک فرقہ آج کل ایسا بھی ہے جو ایام حج میں ایک بکری تک کی قربانی کو فضول کہتا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس شرعی عمل سے روکتا ہے۔

6۔ جن و انس، وحش و طیور، خشکی تری کے حیوانات اور اللہ کی دیگر مخلوق بھی نبی اللہ سلیمان علیہ السلام کے تابع تھیں اور آج جو لوگ انبیاء کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں ان کے گھر کی طرف نظر دوڑایئے۔ تو ان کی بیوی بھی ان کے تابع نہیں!!! فیاللعجب!!!

marfat.com

سید ہجویر مخدوم امم (رحمۃ اللہ علیہ)

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

نام ونسب ومولد:

آپ کا اسم گرامی ''علی'' ہے ابوالحسن آپ کی کنیت ہے اور داتا گنج بخش آپ کا مشہور ترین لقب ہے۔ حتیٰ کہ اکثر لوگ آپ کو آپکے نام ''علی'' کی بجائے آپ کے لقب ''داتا گنج بخش'' سے ہی جانتے ہیں۔ آپ افغانستان کے مشہور شہر غزنی میں 400ھ کے لگ بھگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے: سید ابوالحسن علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بن سید عثمان رحمۃ اللہ علیہ بن سید علی رحمۃ اللہ علیہ بن سید عبدالرحمن بن سید عبداللہ رحمۃ اللہ (سید شاہ شجاع) بن سید ابوالحسن علی رحمۃ اللہ علیہ بن سید حسن اصغر رحمۃ اللہ علیہ بن حضر سید زید رحمۃ اللہ علیہ بن سید امام حسن مجتبیٰ بن امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فی الجنہ۔

آپ کی ولادت ننھیالی گھر غزنی کے محلہ ہجویر میں ہوئی جس وجہ سے آپ کو ہجویری کہا جاتا ہے۔ آپ کے والد حضرت سید عثمان رحمۃ اللہ علیہ جید عالم عظیم فقیہ اور بہت بڑے عابد وزاہد تھے۔ آپ کی والدہ بھی بہت عابدہ زاہدہ اور پارسا خاتون تھیں۔ آپ کے ماموں زہد وتقویٰ اور علم وفضل کی وجہ سے ''تاج العلماء'' کے لقب سے مشہور تھے۔ آج بھی آپ کے ماموں حضرت تاج العلماء کا مزار اقدس غزنی میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

تعلیم وتربیت:

آپ کا گھر علم وفضل اور روحانیت کا گہوارہ تھا اور غزنی شہر بھی ان دنوں علوم ومعارف کا مرکز تھا یہ سلطان محمود غزنوی کا دور تھا جو علم دوست بادشاہ تھے اور غزنی شہر میں علماء اور مدارس بھی بکثرت تھے بلکہ سلطان محمود غزنوی نے خود بھی غزنی شہر میں ایک عظیم الشان مدرسہ اور ایک عظیم مسجد تعمیر کی تھی۔ چنانچہ آپ کے والدین اور ماموں حضرت تاج العلماء نے آپ کی تعلیم وتربیت پر بہت توجہ دی چار سال کی عمر میں آپ نے قرآن مجید سے تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔

اپنے والدین سے تعلیم وتربیت حاصل کرنے کے علاوہ نہ صرف غزنی شہر بلکہ تاشقند، سمرقند، بخارا، فرغانہ، ماوراء النہر، ترکستان، خراسان، توس، نیشاپور، مہنہ، قہستان، مرو، سرخس، فارس، کرمان، بیت المقدس، شام، عراق، آذربائیجان، طبرستان، خورستان، سوس، ہندوستان اور دیگر متعدد بلاد وممالک کے سفر کئے اور ممتاز علماء وصوفیاء سے اکتساب علم وفیض کیا۔ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں میں نے خراسان میں تین سو علماء سے ملاقاتیں کیں۔ آپ نے اپنے کثیر اساتذہ میں سے خصوصی طور پر شیخ ابوالعباس احمد اشقانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابوالقاسم علی گورگانی رحمۃ اللہ علیہ کا بڑے ادب وعقیدت کے ساتھ

marfat.com

تذکرہ کیا ہے۔ آپ نے تمام مروجہ علوم معقول و منقول میں کمال حاصل کیا۔ وعظ وارشاد، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے علاوہ مناظرہ میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔

آپ کا فقہی مسلک:

آپ مسائل فقہیہ میں امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ کشف المحجوب میں آپ نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اجل صوفیا میں بھی کیا ہے۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو امام الائمہ، شرف فقہاء اور دیگر عظیم الشان القاب سے ملقب کیا ہے اور بڑے ادب سے آپ کا تذکرہ کیا ہے۔

امام اعظم کے متعلق حضرت داتا گنج بخش کا خواب:

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں، میں علی بن عثمان ملک شام میں حضرت پیغمبر ﷺ کے موذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر پر سورہا تھا خواب میں دیکھا کہ حضرت پیغمبر ﷺ باب بنو شیبہ سے (حرم شریف میں) تشریف لائے اور ایک بوڑھے شخص کو آغوش میں لیا ہوا ہے جیسے بچوں کو آغوش میں لیا جاتا ہے۔ تو میں نے دوڑ کر آپ ﷺ کی قدم بوسی کی۔ میں حیران تھا کہ یہ بوڑھا شخص کون ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اعجاز آمیری اس کیفیت اور خیال سے مطلع ہو کر فرمایا یہ تیرا اور تیرے اہل ملک کا امام ابو حنیفہ ہے۔ پھر آپ اس خواب کی تعبیر یوں بیان فرماتے ہیں: ''اس خواب سے مجھے اور میرے اہل شہر کو بڑی امید بندھی مجھ پر ثابت ہو گیا کہ وہ ان افراد میں سے ایک ہیں جو اوصاف طبع سے فانی، احکام شرع سے باقی اور ان سے قائم ہیں۔ حقیقتاً انہیں اوصاف طبع سے نکال کر لے جانے والے پیغمبر ﷺ ہیں۔ اگر وہ خود اوصاف طبع رکھتے تو باقی صفت ہوتے۔ باقی صفت، خطا کرنے والا ہوتا ہے یا حق کو پہنچنے والا۔ چونکہ انہیں اوصاف طبع سے نکال کر لے جانے والے پیغمبر ﷺ ہیں لہذا وہ فانی صفت اور حضور ﷺ کی صفت بقاء سے باقی و قائم ہیں۔ جب پیغمبر ﷺ سے خطا نہیں ہو سکتی تو اس شخص سے بھی جو حضور کیساتھ قائم ہے خطا کا ہونا غیر ممکن ہے اور یہ ایک نکتہ ہے''

بیعت طریقت:

آپ نے سلوک کی منازل کی تکمیل کے لیے اس دور کے سلسلہ جنیدیہ کے جلیل القدر روحانی پیشواء اور متبحر عالم دین حضرت شیخ ابو الفضل محمد بن حسن جنیدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ارشاد فرمائی۔ جو ملک شام میں دمشق اور بانیار کے درمیان بیت الجن نامی ایک بستی میں رہتے تھے اور جہاں پر اب ان کا مزار ہے۔ حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ خود حنفی المذہب تھے لیکن طریقت میں آپ نے حنبلی المذہب شیخ ابو الفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکابر اولیاء امت کے قلوب فقہی اختلافات کے باوجود تعصبات سے پاک تھے۔

آپ کا سلسلہ طریقت اس طرح ہے۔ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، مرید شیخ ابو الفضل محمد بن حسن ختلی کے، وہ مرید شیخ ابو الحسن علی حضرمی رحمۃ اللہ علیہ کے، وہ مرید شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے، وہ مرید شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے، وہ مرید شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے، وہ مرید شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے، وہ مرید شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے، وہ مرید حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے، وہ مرید حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے، وہ مرید باب مدینۃ العلم سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے اور وہ تربیت یافتہ حبیب خدا سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے۔

marfat.com

حضرت شیخ ابو الفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامات جلیل القدر ولی اللہ، تبحر عالم، عارف اکمل، شریعت مطہرہ کے سخت پابند اور زہد و تقویٰ میں یگانہ روز گار تھے۔ آپ سالکین کو کم کھانے کم خوابی اور کم بولنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ نے جبل لکام میں ساٹھ سال طویل چلہ کشی فرمائی اس لمبے عرصے میں ایک ہی لباس میں ملبوس رہے اور اسے پاک وصاف رکھتے اور جب لباس پھٹ جاتا تو پیوند لگا لیتے حتیٰ کہ اصل کپڑے کا نام و نشان ختم ہو گیا تھا۔

داتا صاحب فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد کے وصال کے وقت آپ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ آپ نے فرمایا: ''بیٹا! میں تمہیں عقیدے کا ایک مسئلہ بتاتا ہوں اگر تم نے اس پر عمل کر لیا تو ہر قسم کے رنج و تکلیف سے بچ جاؤ گے۔ یاد رکھو کہ ہر جگہ اور ہر حال اللہ کا پیدا کردہ ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد تیرے لئے مناسب ہے کہ نہ تو اس کے کسی فعل پر انگشت نمائی کرے اور نہ ہی دل میں اس پر معترض ہو اسکے علاوہ آپ نے اور کچھ نہ فرمایا اور جان بحق تسلیم ہو گئے۔'' یہ 455ھ تھا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ داتا صاحب لاہور قیام کے دوران کچھ عرصہ (تقریباً 2 سال) کیلئے شام اپنے مرشد کے پاس گئے تھے اور 455ھ میں انکے وصال کے بعد پھر لاہور واپس آ گئے تھے۔

حضرت داتا گنج بخش کی لاہور تشریف آوری:

آپ غزنی میں لوگوں کی تعلیم و تربیت اور عبادت و ریاضت میں مشغول تھے کہ خواب میں پیر و مرشد حضرت شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے فرزند تمہیں لاہور کی قطبیت پر مامور کیا جاتا ہے اٹھو اور لاہور جاؤ۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میرے پیر بھائی شیخ حسین زنجانی قطبیت لاہور پر مامور ہیں ان کی موجودگی میں اس عاجز کی کیا ضرورت ہے۔ ارشاد ہوا ہم سے حکمت دریافت نہ کرو اور بلا توقف لاہور روانہ ہو جاؤ۔ چنانچہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ 431ھ میں لاہور تشریف لائے اس وقت لاہور کا نام لہانور تھا۔ یہ سلطان محمود غزنوی کے بیٹے سلطان مسعود غزنوی کا دور تھا۔ پنجاب اگرچہ غزنی حکومت کا جز تھا لیکن لاہور پر اس وقت ہندو مذہب اور ہندو تہذیب چھائی ہوئی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں طویل سفر کے بعد جب لاہور پہنچا تو رات کا وقت تھا اور لاہور کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ علی الصبح میں لاہور میں داخل ہوا تو شیخ زنجانی کے جنازہ کا بڑا انبوہ دیکھا اور شیخ زنجانی کی وصیت کے مطابق میں نے نماز جنازہ کی امامت کی۔

یاد رہے کہ بعض تبصرہ نگاروں نے آپ اور شیخ زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی ہونے کی نفی کی ہے لیکن یہ درست نہیں کیونکہ ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کتاب فوائد الفواد شریف میں ان دونوں بزرگوں کا پیر بھائی ہونا صریحاً مذکور ہے۔

لاہور میں اسلامی تعلیم و تربیت کے پہلے منظم مرکز کا قیام:

جہاں آج آپ کا مزار اقدس ہے اس وقت یہ جگہ دریائے راوی کے کنارے پر تھی اس جگہ آپ قیام پذیر ہوئے اور سادہ سی مسجد و مدرسہ پر مشتمل خانقاہ کی بنیاد رکھی اور یہی خانقاہ بعد میں برصغیر کی تمام خانقاہوں، مدارس اسلامیہ اور اسلام کی اشاعت و تعلیم و تربیت کی بنیاد ثابت ہوئی۔

خانہ کعبہ کی زیارت اور رائے راجو کا قبول اسلام:

حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کا رخ سیدھا مغرب کی بجائے مائل بجنوب رکھا تو لاہور کے علماء معترض ہوئے تو آپ نے تمام علماء لاہور کو کھانے پر دعوت دی

marfat.com

نماز کی امامت خود فرمائی اور بعد ازاں فرمایا بعض لوگوں کو مسجد کی سمت قبلہ پر کچھ شک ہے۔ میری درخواست ہے کہ ایک ساعت کے لیے آنکھیں بند کر کے مراقبہ کریں چنانچہ آپ نے ایسی توجہ فرمائی کہ تمام نمازیوں کے لیے تمام حجابات اٹھ گئے اور سب نے دیکھا کہ خانہ کعبہ سامنے ہے اور مسجد مبارک بالکل صحیح سمت پر تعمیر کی گئی ہے۔

رائے راجو ایک ہندو اور انتہائی سخت جادو گر تھا اسے جو دودھ کا نذرانہ نہ دیتا اسکے جانور پر ایسا جادو کرتا کہ اس جانور سے دودھ کی بجائے خون نکلتا تھا۔ ایک بوڑھی عورت رائے راجو کے پاس دودھ کا نذرانہ لے جا رہی تھی کہ آپ نے اسے آواز دی کہ کچھ دودھ قیمت لے کر مجھے دے دو تو اس بوڑھی عورت نے رائے راجو کے جادو کا عذر کر کے دودھ بیچنے سے انکار کر دیا اس پر حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا اگر تم دودھ دے دو تو تمہارے جانوروں کا دودھ بڑھ جائے گا چنانچہ اس خاتون نے بادل نخواستہ دودھ پیش کر دیا جب گھر گئی تو اس کی حیرت کی حد نہ رہی کہ جانوروں کا دودھ اس قدر زیادہ ہو گیا کہ تمام برتن دودھ سے بھر گئے تو تھنوں سے دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا جب یہ خبر پھیلی تو اگلے روز گرد و نواح کے تمام لوگ دودھ کا نذرانہ لے کر حاضر ہونے لگے تو اس طرح درویشوں اور مسافروں کے لیے لنگر کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ آج تک جاری ہے۔ رائے راجو کا دودھ کا نذرانہ بند ہوا تو اسے بڑا طیش آیا اور وہ حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ کرنے کے لیے سامنے آیا اور آپ کو مقابلے کے لیے للکارتے ہوئے کہا کہ تمہارے پاس کوئی کمال ہے تو دکھاؤ۔ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ ہوں اگر تمہارے پاس کوئی کمال ہو تو دکھاؤ۔ رائے راجو نے جواب دیا تو لو دیکھو میرا کرشمہ یہ کہا اور جادو کے زور پر ہوا میں اڑنے لگا۔ حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور اپنے جوتے ہوا میں پھینک دیئے اور وہ جوتے رائے راجو کے ساتھ ہوا میں اڑنے لگے۔ حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر رائے راجو نے توبہ کر کے اسلام قبول کیا۔ چنانچہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شاندار روحانی تربیت کی اور اسے شیخ ہندی کا خطاب دیا چونکہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد نہیں تھی لہٰذا شیخ ہندی کی اولاد اس وقت سے لے کر آج تک خانقاہ کی خدمت کے فرائض انجام دیتی آ رہی ہے۔

مزار اقدس مرکز تجلیات و پناہ گاہ خلق خدا:

موت سے روح ختم نہیں ہوتی بلکہ جسم سے آزاد ہونے کی وجہ سے پہلے سے زیادہ طاقتور و فعال ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ولایت جو کہ اللہ تعالیٰ کے قرب و دوستی کا نام ہے وفات سے ختم نہیں ہوتی بلکہ اصحاب روحانیت وفات کے بعد دنیاوی زندگی سے بڑھ کر فیض رسانی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس حقیقت پر ایک معتبر گواہی سلسلہ چشتیہ کے مورث اعلیٰ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی ہے جنہوں نے داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر اکتساب فیض کا چلہ مکمل کرنے کے بعد فرمایا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

جبکہ مفکر اسلام شاعر مشرق علامہ محمد اقبال فرماتے ہیں:

سید ہجویر مخدوم امم
مرقد او پیر سنجر را حرم
بند ہائے کوہسار آساں گسیخت
در زمین ہند تخم سجدہ ریخت

marfat.com

عہد فاروق از جمالش تازه شد
حق ز حرف او بلند آوازه شد
پاسبان عزت ام الکتاب
از نگاہش خانہ باطل خراب
خاک پنجاب از دم او زنده گشت
صبح ما از مہر او تابنده گشت
عاشق و ہم قاصد طیار عشق
از جبینش آشکار اسرار عشق

نیز برصغیر کی مسلمہ علمی فکری و روحانی شخصیت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کے مزار اقدس پر حاضری دی اور اکتساب فیض کیا اور پھر فرمایا: ''مزار اقدس سے انوار و تجلیات کی ایک ایسی بارش برس رہی ہے جس سے تمام بلاد ہند مستفیض ہو رہے ہیں۔''

خیال ہے کہ حرمین شریفین کے بعد علماء و صلحاء بادشاہوں و حکمرانوں اور تمام شعبہ زندگی کے عوام و خواص کی سب سے زیادہ شب روز حاضری آپ کے دربار عالیہ پر ہوتی ہے

روحانی فیوض وبرکات کے ساتھ آپ کا لنگر روز بروز وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ دنیا کے کسی بادشاہ کے دروازے پر اس قدر مہمان نوازی نہیں جو مہمان نوازی آپ کے مزار اقدس پر شب و روز جاری ہے۔ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں غریب وسفید پوش لوگ نہ صرف خود لنگر کھاتے ہیں بلکہ اپنے اہل و عیال کے لیے گھر میں بھی لے جاتے ہیں۔

لفظ داتا گنج بخش کی شرعی حیثیت:

داتا فارسی زبان میں سخی کو کہتے ہیں اور گنج بخش کا معنی بھی اس کے قریب ہی ہے یعنی خزانہ دینے والا لہٰذا سخی کا لفظ ایک عام آدمی پر اطلاق کرنے میں بھی کوئی شرعی و عقلی قباحت نہیں۔ چہ جائے کہ داتا کا لفظ ایک ایسی ہستی پر بولا جائے جس نے ساری زندگی قرآن وسنت کی تعلیمات اور علوم و معارف کے خزانے مخلوق خدا میں تقسیم کیے اور ان کی قبر انور بھی مرکز انوار و تجلیات و پناہ گاہ خلق خدا ہے۔ مشکوۃ المصابیح کتاب العلم صفحہ: 37 پر حدیث نبوی ﷺ ہے کہ ''کیا تم جانتے ہو کہ سب سے بڑا سخی (داتا) کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ سب سے بڑا سخی (یعنی داتا) ہے اور پھر اولاد آدم میں سب سے بڑا داتا میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا داتا وہ ہے جو علم پڑھے اور اس کی اشاعت کرے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے ایک امیر یا ایک امت کی حیثیت سے اٹھائیگا۔'' اس حدیث مبارک کی رو سے اللہ تعالیٰ کی عطاء سے رسول اللہ ﷺ مخلوق میں بڑے داتا ہیں اور آپکے وسیلہ سے آپکی امت کے علماء بھی داتا ہیں

آپ کی تصنیف کشف المحجوب:

آپ نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں لیکن ''کشف المحجوب'' کو بڑی شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی یہ کتاب فارسی زبان میں تصوف اسلامی پر پہلی اور اپنے موضوع پر سب کتب پر فائق تصنیف ہے۔ یہ کتاب شریعت اور سلوک کے طالب علم کے لیے مرشد کا درجہ رکھتی ہے۔ اسلامی عقائد و اعمال، اخلاق ظاہرہ و باطنہ اور علم تصوف کی تشریح اور اکابرین اسلام وبزرگان دین کے تعارف اور گمراہ، بے علم ولا علم صوفیوں کی نشاندہی اور ان سے احتراز کرنے کی تلقین پر مشتمل ایک شاہکار تصنیف ہے۔ اس گمراہی و فرقہ پرستی کے دور میں راہ حق کے طالبین کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے اور اس مبارک کتاب کو نصابوں میں شامل کرنا چاہئے۔

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دار الافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

جانوروں پر میڈیکل ریسرچ کرنے کا حکم!!!

سوال:
ڈاکٹر لوگ دوائیوں کے اثرات جاننے کیلئے مختلف جانوروں پر تجربے کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

انعام الحق، لاہور

جواب:

اس بات میں شبہ نہیں کہ اسلام نے جانوروں کو خواہ مخواہ اذیت دینے اور اس کا مشاہد کرنے کو اپنے لئے سامان تفریح بنانے کی اجازت نہیں دی۔

لیکن دوسری طرف اسلام نے یہ تصور بھی پیش کیا ہے کہ کائنات کی تمام اشیاء انسان کیلئے خادم ہیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ھو الذی خالق لکم ما فی الارض جمیعا."

ترجمہ: "وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔"(1)

یہی وجہ ہے کہ جانوروں کی سواری، حلال جانوروں کا گوشت کھانا(2)، اور ان کے چمڑوں کو لباس بنانے اور انہیں استعمال کرنے کی اجازت ہے۔(3)

تو چونکہ مسئولہ صورت میں بھی تفریح اور بے مقصد اذیت رسانی مقصود نہیں بلکہ انسان کی ایک واقعی اور لازمی ضرورت کیلئے ان سے خدمت لینا اور استفادہ کرنا مقصود ہے لہذا

☆ اس میں کوئی حرج نہیں۔

☆ مختلف داواؤں کے اثرات اور فائدوں کا تجربہ کرنے کیلئے بوقت ضرورت اور بوقت مجبوری جانوروں کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆ ان کے جسم میں ایسے جراثیم داخل کئے جاسکتے ہیں جو بیماری کو پیدا کریں۔

☆ اور پھر ان ممکنہ دوائیوں کو ان پر آزمایا جاسکتا ہے جو ان امراض کیلئے مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔

لیکن یاد رکھیں کہ بلا مقصد جانوروں کو تکلیف دینا یا ضرورت سے زائد ان کی ہلاکت درست نہیں۔

واللہ اعلم ورسولہ الاکرم۔ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

حوالہ 1: "قرآن مجید" پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 29.

حوالہ 2: "قرآن مجید" پارہ نمبر 8، سورہ انعام آیت نمبر 121.

حوالہ 3: "صحیح مسلم" کتاب الحیض، باب طہارۃ جلود المیتۃ بالدباغ، جلد 1، صفحہ نمبر 277، طبع بیروت

marfat.com

بسنت کی حقیقت کیا ہے؟

سوال:
بسنت کیوں منائی جاتی ہے اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ سوال کا جواب دے کر ممنون فرمائیں؟
ممتاز بھٹی، لاہور

جواب ـــــــــــــــ:
بسنت ایک بے ہودہ اور فضول رسم ہے جو فضول خرچی کے ضمن میں بھی آتی ہے۔ اس کا موسم یا ثقافت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ یہ خالصۃً ہندوانہ تہوار ہے اور تاریخی حوالے سے یہ تہوار ایک گستاخ رسول ہندو کی یاد میں ہندوؤں کی جانب سے شروع کیا گیا۔

چنانچہ کتب تاریخ میں ہے:
''یہ 1734 سن عیسوی کا واقعہ ہے کہ لاہور کے ایک ہندو ''حقیقت رائے باگھ مل پوری'' نامی طالب علم نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کی پیاری لخت جگر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شان میں ہرزہ سرائی کی۔ یہ مغلیہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کا دور حکومت تھا۔ قاضی نے حقیقت رائے کے اقرار جرم کے بعد سزائے موت کا فیصلہ سنایا۔ حقیقت رائے کو سکھ نیشنل کالج کی گراؤنڈ علاقہ گھوڑے شاہ لاہور میں پھانسی دیدی گئی۔ اس واقعہ پر پنجاب کی تمام غیر مسلم آبادی نوحہ کناں رہی لیکن خالصہ کمیونٹی نے آخر کار اس کا انتقام مسلمانوں سے لے لیا اور ان تمام لوگوں کو جو اس واقعہ سے متعلق تھے، انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا۔ پنجاب میں بسنت کا میلہ اسی ہندو کی یاد میں منایا جاتا ہے۔''

ہندوؤں نے حقیقت رائے کے اس واقعہ کو تاریخی بنانے کیلئے اسے بسنت کا نام دیا اور جشن کے طور پر پتنگیں اڑانی شروع کر دیں۔ آہستہ آہستہ یہ پتنگ بازی لاہور کے علاوہ ہندوستان کے دوسرے شہروں میں پھیل گئی۔

یہ ہے بسنت کی حقیقت، اب اصل حقیقت جان لینے کے بعد مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ایمانی غیرت کا ثبوت دیں اور اس سے احتراز کریں۔

خیار شرط اور اس کے احکام!!!

سوال:
خیار شرط کیا ہے، اور یہ خیار کس کیلئے ہوتا اس کا طریقہ کیا ہے۔ اس کے متعلق شرعی احکام بتادیں شکریہ!
زوہیب، گجرات

جواب ـــــــــــــــ:
بیچنے والے اور خریدنے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیع کرتے وقت یہ شرط رکھ لیں کہ اگر ناپسند ہوئی تو یہ بیع باقی نہیں رہے گی اور ہم میں سے کوئی بھی اسے ختم کر سکتا ہے۔ اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ (5،4)

دین اسلام میں اس کی اجازت دیتا ہے بلکہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو جو اکثر اوقات بیع میں نقصان کرلیا کرتا تھا اس کی تعلیم دی (6)۔ اور ویسے بھی بیچنے والے اور خریدنے والے کے لئے بسا اوقات یہ چیز باعث

حوالہ 4: ''فتاوی ہندیہ (عالمگیری)'' کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط۔

حوالہ 5: ''العنایہ شرح ھدایہ'' کتاب البیوع، باب خیار الشرط۔

حوالہ 6: ''سنن ابن ماجہ'' کتاب الاحکام، باب الحجر علی من یفسد مالہ، جز نمبر 2، صفحہ نمبر 338۔

marfat.com

فائدہ ثابت ہو جایا کرتی ہے۔

کیونکہ کبھی بائع (بیچنے والا) اپنی ناواقفی سے کم قیمت میں چیز بیچ دیتا ہے یا مشتری (خریدنے والا) اپنی نادانی سے زیادہ قیمت پر خرید لیتا ہے۔ یا پھر اسے اس چیز کی صحیح شناخت نہیں ہو پاتی لہذا ضرورت ہے کہ کسی دوسرے فرد سے مشورہ کرنے کے بعد صحیح رائے قائم کرے۔

اور مجبوری یہ بھی ہے کہ اگر فورانہ خریدی تو چیز جاتی رہے گی یا بیچنے والے کا اندیشہ ہے کہ گاہک ہاتھ سے نکل جائے گا تو ایسی صورتوں میں شریعت اسلامیہ نے دونوں کو یہ موقع دیا ہے کہ غور کرلیں اگر نامنظور ہو تو خیار کی بنا پر بیع کو ختم کردیں۔

یاد رکھیں کہ خیار شرط کی زیادہ سے زیادہ مدت 3 دن ہے۔ کما فی حدیث سنن ابن ماجه. (6)

نابینا کی بارگاہ نبوی میں درخواست: ایک حدیث کی تخریج

سوال:

ایک نابینا شخص نے رسول اللہ ﷺ سے آنکھوں کی بینائی کیلئے دعا کی درخواست کی تھی اس حدیث کی مکمل تفصیل مطلوب ہے؟ آصف بوبی، لاہور

جواب:

امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام حاکم، امام احمد، امام طبرانی اور کئی دیگر محدثین نے صحیح سند کیساتھ روایت کیا ہے کہ

''ایک نابینا صحابی نے نبی اکرم ﷺ سے آنکھوں کی بینائی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر چاہے تو دعا کرتا ہوں اور اگر تو صبر کرے تو زیادہ بہتر ہے۔

نابینا صحابی نے دعاء کیلئے اصرار کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا:

اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت پڑھو پھر یہ دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی، نبی رحمت کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپکے وسیلہ سے اپنی اس حاجت کیلئے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں تاکہ وہ پوری کی جائے۔ اے اللہ! میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔'' (7)

اس حدیث کے راوی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ نابینا صحابی واپس آئے:

"وَقَدْ اَبْصَرَ کَاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ بِهٖ ضَرٌّ." (8)

ترجمہ: وہ بینا ہو چکے تھے، گویا کہ انہیں پہلے کوئی بیماری نہیں تھی۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیشاپوری فرماتے ہیں:

"ھذا حدیث صحیح علی شرط البخاری." (9)

حوالہ 7: ''سنن ترمذی'' کتاب الدعوات عن رسول اللہ، باب فی الدعا الضیف، حدیث: 3502، ترقیم العلمیه.

حوالہ 8: ''مستدرک علی الصحیحین للحاکم'' کتاب الدعا والتکبیر والتهلیل الخ، جز:1، صفحه: 707، حدیث: 1930

حوالہ 9: ''مستدرک حاکم'' کتاب الدعا الخ، باب الدعا الخ، جز نمبر 1، صفحه نمبر 707، حدیث نمبر 1930.

marfat.com

عشر اور نصف عشر اور ان کے مسائل!!!

سوال:

کس پیداوار میں عشر واجب ہے؟ نیز عشر کے متعلقہ مسائل بھی تحریر فرما دیں؟ اور یہ بھی بتادیں کی نصف عشر کہاں واجب ہوتا ہے؟

احمد مجتبیٰ، سرگودہا

جواب:

زمین کو کچھ اگائے اس پر عشر واجب ہے۔

عشر واجب ہونے کیلئے عاقل بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ مجنون اور نابالغ کی زمین جو کچھ پیدا ہو اس پر بھی عشر واجب ہے۔

عشر میں سال گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ اگر سال میں چند بار کھیت میں زراعت ہوئی تو ہر بار عشر ادا کرنا واجب ہوگا۔

عشر میں نصاب بھی شرط نہیں۔ جتنی پیداوار بھی ہو اس میں عشر واجب ہے۔ نیز عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل میں شہد ہوا تو اس میں عشر واجب ہے۔

یوں ہی پہاڑ اور جنگل کے پھلوں میں بھی عشر واجب ہے بشرطیکہ حاکم اسلام نے ان سب کی حفاظت کی ہو ورنہ کچھ نہیں۔

جو، جوار، باجرہ، دھان اور ہر قسم کے غلے اور السی، کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی، بینگن اور ہر قسم کی سبزی میں بھی عشر واجب ہے تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔

مکان یا مقبرہ میں جو پیداوار ہو اس میں نہ عشر ہے نہ خراج۔

باقی رہی یہ بات کہ کس زمین پر عشر ہے اور کس پر نصف عشر ہے؟ تو اس کی تفصیل یوں ہے، مسند امام احمد میں حدیث رسول ہے:

"عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ فیما سقت السمآء ففیه العشر وما سقیٰ بالغرب والدالیة ففیه نصف العشر"

ترجمہ: "جس زمین کو آسمان (یا چشموں) نے سیراب کیا اس پر عشر (یعنی پیداوار کا دسواں حصہ) ہے اور جس زمین کو سیراب کرنے کیلئے پانی جانور پر لاد کر لاتے ہوں یا ڈولوں کے ذریعے لاتے ہوں اس میں نصف عشر (یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ) ہے۔"

جو کھیت نہر یا کنویں یا ٹیوویل کے پانی سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے۔

زمین جو کھیتی کیلئے نقدی پر دی جاتی ہے اس کا عشر کاشتکار پر ہے۔ اور اگر عشری زمین بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر ان کے حصے کے مطابق ہے اور اگر خراجی زمین بٹائی پر دی تو خراج مالک پر ہے۔ (10، 11، 12)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ 10 "مصنف ابن ابی شیبه" کتاب الزکاة، باب فی کل شی اخرجت الارض زکوة، باب نمبر 30.

حوالہ 11 "فتاوی ہندیه (عالمگیری)" کتاب الزکاة، الباب السادس فی زکاة الزرع والثمار.

حوالہ 12 "البحر الرائق شرح کنز الدقائق" کتاب الزکوة، باب العشر، طبع دار الکتب الاسلامی.

marfat.com

دانش حجاز: سنہری اقوال اور تبصروں سے مزین شاندار تحریر

جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ

خاموشی میں سات ہزار بھلائیاں ہیں!

کسی دانا نے کہا کہ خاموشی میں سات ہزار بھلائیاں ہیں اور یہ ساری سات کلمات میں جمع ہو گئی ہیں، ہر کلمہ میں ایک ہزار بھلائیاں پائی جاتی ہیں:

☆ خاموشی محنت و مشقت کے بغیر عبادت ہے
☆ خاموشی بغیر زیور کے خوبصورتی ہے
☆ خاموشی اقتدار اور بادشاہت کے بغیر رعب ہے
☆ خاموشی بغیر چار دیواری کے قلعہ ہے
☆ خاموش رہنے والے کو معذرت نہیں کرنا پڑتی
☆ اعمال لکھنے والے فرشتوں کیلئے باعث راحت ہے
☆ بندے کے عیوب کو ڈھانپنے والی ہے۔

چنانچہ کہا گیا ہے کہ خاموشی عالم کیلئے زینت اور جاہل کیلئے پردہ پوش ہے۔

جو گدھے کیساتھ جھوٹ کا معاملہ کر سکتا ہے وہ رسول اللہ کیطرف بھی جھوٹ منسوب کر سکتا ہے!!!

حضرت امام کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے سنا کہ دمشق میں ایک شخص کے پاس ایک حدیث ہے۔ انہوں نے (اس حدیث کیلئے) بغداد سے دمشق کا سفر کیا۔ دمشق پہنچ کر امام صاحب نے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو آپ کو اس کی رہائش گاہ کا بتایا گیا۔ جب آپ اس کے گھر کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ [illegible] گدھے کو کھینچ رہا ہے۔ وہ باربرداری کا کام کرتا تھا، گدھے نے چلنے سے انکار کر دیا، اس نے اسے کھینچنے اور ہانکنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر بے سود۔ آخر اس نے اپنے جبے کو سمیٹا اور گدھے کی طرف اٹھایا تا کہ گدھا یہ سمجھے کہ اس میں جو یا اس طرح کی کوئی اور چیز ہے۔ (گدھے نے یہ دیکھا) تو اس کے پیچھے چل پڑا۔

امام احمد کو جب پتا چلا کہ جبہ تو خالی تھا اور اس میں کوئی چیز نہیں تھی تو انہوں نے اس شخص کو (ملنے کا ارادہ) ترک کر دیا اس سے حدیث کے بارے میں پوچھا تک نہیں کیونکہ ان کے سامنے اس نے گدھے کے ساتھ جھوٹ کا معاملہ کیا تھا۔ (ارشاد العباد صفحہ 138)

تبصرہ:

حضرت امام احمد کے اس عمل میں ان لوگوں کیلئے سامانِ عبرت ہے، جو احادیث کی ثقاہت کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ احادیث نبی کریم ﷺ کے وصال سے تقریباً دو سو سال بعد جمع کی گئی ہیں لہذا قابل اعتبار نہیں۔ اس واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ علماء نے احادیث کتنے عشق و احتیاط سے جمع کی ہیں۔ ایک ایک حدیث کیلئے سینکڑوں میل کا فاصلہ طے کیا اور جہاں غلطی کا ذرہ بھر شائبہ ہوا حدیث کو ہی چھوڑ دیا۔

بیٹے کا والدین پر حق

علماء نے کہا ہے کہ بیٹے کے والدین پر تین حق ہیں

marfat.com

☆ولادت پر اچھا نام رکھیں

☆لڑکے کا ختنہ کرائیں

☆قرآن اور علم و ادب سکھائیں۔

(روح البیان جلد اوّل صفحہ ۸۰)

تبصرہ:

اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور شجر انسانیت کا پھل اور پھول ہے، موت کے بعد انسان فنا کی وادیوں میں گم ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا کوئی دھندلا سا نشان باقی رہ جاتا ہے تو وہ اس کے اعمال صالحہ اور اولاد ہے لہذا والدین کو اولاد کی اس اہمیت کو سمجھنا چاہیے اور اس پر پوری توجہ دینا چاہیے۔

حضرت امیر معاویہ نے احنف بن قیس سے دریافت کیا کہ آپ اولاد کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: انہوں نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! اولاد ہمارے دلوں کا پھل اور ہماری طاقت کے ستون ہیں اور ہم ان کے لیے پامال زمین (یعنی ضعیفی میں ان کے محتاج) اور بارش برسانے والے انسان ہیں (یعنی اپنی عقل و تجربہ سے انہیں فائدہ پہنچانے والے۔ سرپرست ہیں) اور ہم ان ہی کے ذریعے بڑے بڑے لشکروں پر فتح پاتے ہیں۔ پس اگر تم سے کچھ طلب کریں (یعنی جائز مطالبات) تو عطا کرو، اگر وہ غصہ ہوں تو ان کو راضی کرو۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنی محبت تم کو عطا کریں گے۔ یعنی تم سے محبت رکھیں گے اور بتقاضائے محبت تمہارے لیے اپنی پوری کوشش صرف کریں گے اور تم ان پر بھاری بوجھ مت ہو کہ وہ تمہاری زندگی سے تنگ ہو کر تمہاری موت کو پسند کرنے لگیں اور تمہارے پاس آنا مکروہ سمجھیں۔

اولاد کے جو حقوق یہاں بیان ہوئے ہیں ان میں سب سے پہلا حق یہ ہے کہ والدین بچے کا اچھا، عمدہ اور بامعنی نام رکھیں۔ کیونکہ نام انسان کی شخصیت کا عکاس ہوتا ہے اور زندگی پر اس کے گہرے اثرات ہوتے ہیں۔ لہذا اچھے نام رکھے جائیں۔ ایسے نام نہ رکھے جائیں جن کا معنیٰ اچھا نہ ہو، نبی کریم ﷺ ایسے نام پسند نہیں فرماتے تھے اور انہیں تبدیل فرما دیتے تھے۔

بچوں کے ناموں میں آج کل بڑی جدت طرازیاں ہو رہی ہیں۔ بعض دفعہ فیشن کے شوق میں بالکل مہمل اور لغو نام رکھ دیے جاتے ہیں، حدیث پاک میں آیا ہے کہ بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ اس کے علاوہ انبیاء علیہ السلام صحابہ کرام اور بزرگانِ دین (رحمۃ اللہ علیہ) اور بالخصوص نبی رحمت ﷺ کی نسبت سے نام رکھنا اچھی بات ہے۔ اچھا یہ ہے کہ خاندان کے کسی بزرگ یا متقی عالم دین سے نام رکھوایا جائے۔

دوسرا حق لڑکے کا ختنہ کرنا ہے، ختنہ اسلام کا شعار اور انبیاء کی سنت ہے۔ مستحب یہ ہے کہ ختنہ ولادت کے ساتویں دن کیا جائے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے نواسے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسینؓ (رضی اللہ عنہما) کا ختنہ ساتویں دن کروایا تھا۔ تاہم بلوغ سے پہلے کسی وقت بھی کرالیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

بچوں کا تیسرا حق علم و ادب سکھانا ہے۔ قرآن حدیث کی تعلیم اور اچھی تربیت والدین پر اولاد کا حق ہی نہیں بلکہ والدین کیلئے عبادت، صدقہ جاریہ اور ذریعہ نجات وشفاعت بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے والدین کو اس پر ابھارا ہے اور عمل کرنے والوں کیلئے بشارتیں بھی سنائیں ہیں، اس سلسلہ کی چند احادیث درج ذیل ہیں:

☆ ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کا اکرام واحترام کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ۔

☆ ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے نیک اور صالح اولاد کو والدین کیلئے صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

marfat.com

☆ ارشادِ نبوی ہے: والدین بچوں کو جو تحائف اور عطیات دیتے ہیں ان میں سب سے بہترین تحفہ اچھا اخلاق اور اچھی تعلیم ہے۔

مادیت پرستانہ تہذیب مغرب کے نمائندہ Beethoven بھی یہی کہہ رہا ہے۔ Recommend to your children virtu, that alon car make them happy,not gold

یعنی اپنے بچوں کو زر نہ دو بلکہ نیکی کی ہدایت کرو کیونکہ زر نہیں صرف نیکی ہی مسرت دے سکتی ہے۔

حکماء کا کہنا ہے، بہترین مشغلہ اور مصروفیت بچوں کی تربیت اور ان کو حسنِ ادب سکھانا ہے۔ ادب و تہذیب سکھانے سے مراد جدید تہذیب کی بدتمیزیاں نہیں بلکہ اسلامی طرزِ معاشرت اور اخلاق و اداب ہیں۔ مثلاً آدابِ ملاقات، بات کرنے کا طریقہ، بڑوں کے آداب، چھوٹوں پر شفقت، اسلامی طریقہ پر کھانا پینا، لباس پہننا اور برے اخلاق مثلاً جھوٹ، غیبت، چوری وغیرہ سے بچوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنا۔

اس سلسلہ میں سب سے اہم وہ حدیث شریف ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس کے ماتحت کچھ لوگ ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن اس سے پوچھا جائے گا۔ حکمران ریاست کے باشندوں کے بارے میں جواب دہ ہوں گے، اساتذہ اپنے شاگردوں کے بارے میں اور والدین سے اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

جن لوگوں کی اولادیں بری سوسائٹی کا شکار ہو چکی ہیں، ان کے بچے اور بچیاں شب و روز لہو ولعب میں ڈوبے رہتے ہیں، اپنی جوانیاں شراب و شباب کی نذر کر رہے ہیں، ملحد اور لادین عناصر ان سے دولتِ ایمان اور

عمل چھین رہے ہیں اور وہ خاموش تماشائی بنے ٹھنڈے پیٹوں سب کچھ برداشت کر رہے ہیں، ان کی جبیں پر غیرتِ ایمانی کی کوئی شکن ابھرتی ہے اور نہ ان کے دل خوفِ خدا سے کانپتے ہیں، انہوں نے کبھی سوچا کہ کل میدانِ محشر میں ربِ ذوالجلال کے غضب کا سامنا کیسے کریں گے اور اس کے لرزا دینے والے سوالوں کا جواب کیسے دیں گے؟

بعض والدین اپنے ضمیر کو احساسِ جرم کی صلیب سے رہائی دلانے کیلئے طفل تسلیوں سے کام لیتے ہیں اور سوچتے ہیں ہمارا کیا قصور؟ ہم نے اپنی اولادوں کی اچھی تعلیم کا انتظام کیا انہیں ہر طرح کی سہولتیں اور اسائشیں فراہم کیں، سکول بھی بھیجا اب وہ گمراہ ہوتے ہیں تو اس کے ذمہ دار ہم نہیں بلکہ وہ خود ہیں یا انہیں گمراہ کرنے والے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم جو سہولتیں بچوں کو فراہم کیں ہیں وہ منفی ہیں، ہماری الماریاں مخرب اخلاق لٹریچر سے بھری پڑی ہیں، ہمارے گھروں میں حیا سوز وڈیوز اور آڈیوز کے انبار لگے ہوئے ہیں، ہمارے ڈرائنگ روم کسی ہندو تہذیب کا منظر پیش کرتے ہیں، بلیوں، بندروں، کتوں اور انسانی بتوں سے ہم گھروں کی سجاوٹ کرتے ہیں۔ اکبر الہ آبادی کے دور میں کالج بچوں کو قتل کرتے تھے، علامہ اقبال کے دور میں مدرسے سے ان کے گلے گھونٹتے رہے اور اب یہ فریضہ والدین ادا رہے ہیں، سکول کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی بچے کی فطرت سلیمہ مسخ ہو چکی ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ کہ آخری ذمہ داری بہر حال والدین پر عائد ہوتی ہے، لٹیرے تو لٹیرے ہوتے ہیں وہ کب ذمہ داریاں قبول کرتے ہیں۔ شاعر نے بڑی اچھی بات کی ہے، والدین اس سے عبرت حاصل کریں۔

نہ ادھر ادھر کی تو بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

marfat.com

حصول علم اور امام اصمعی

مولانا عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلباء علم کو مستعد بنانے کیلئے اصمعی (ایک مشہور زمانہ مورخ اور عالم) اپنی زندگی کا ایک ورق الٹتے ہیں۔

فرماتے ہیں:

میں طالب علمی کے زمانے میں محتاج اور نادار تھا، ہمارے دروازے پر ایک سبزی فروش تھا میں جب صبح جاتا تو وہ مجھے روک کر پوچھتا تھا: کہاں جارہے ہو؟ میں کہتا: فلاں مُحدِّث (حدیث کے استاذ) کے پاس۔ اور جب شام کو واپس آتا تو مجھ سے پوچھتا: کہاں سے آئے ہو؟ میں اسے بتاتا کہ فلاں مؤرخ یا ماہر لغت کے پاس سے آرہا ہوں۔

وہ مجھے کہتا: برخوردار: میری نصیحت مان لو اور اس پر عمل کرو، کامیاب رہو گے تم اپنے آپ کو ضائع نہ کرو تم کوئی ذریعہ معاش تلاش کرو، اس کا تمہیں فائدہ ہو گا تمہارے پاس جتنی کتابیں ہیں وہ سب مجھے دے دو میں وہ سب اس مٹکے میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈال دوں گا میں اس کا نبیذ (شربت) بناؤں گا اور دیکھوں گا کہ ان سے کیا بنتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر تم اپنی تمام کتابوں کے بدلے مجھ سے ایک اخروٹ مانگو تو میں وہ بھی نہیں دوں گا۔

میں جب بھی اس کی گفتگو سنتا تو اس کے بیہودہ کلام اور ٹھنڈی نصیحت سے بہت تنگ دل ہوتا۔ اس نے وطیرہ بنالیا تھا کہ جب بھی میں جاتا یا آتا تو وہ مجھے یہی نصحت کرتا یہاں تک کہ میں نے تنگ آکر رات کے وقت جانے آنے کا معمول بنالیا تاکہ اس کا سامنا ہی نہ ہو۔

دوسری طرف میری ناداری دن بدن بڑھتی رہی حتی کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ میں نے اپنے گھر کی کچھ اینٹیں اور لکڑیاں بیچ دیں۔ مجھے روزانہ کا پورا خرچ میسر نہیں ہوتا تھا میرے بال لمبے لمبے ہو گئے کپڑے پرانے ہو گئے جسم میل کچیل سے بھر گیا اتنی آمدن بھی نہ تھی کہ ضروریات ہی پوری کرلوں۔ میں اپنے معاملے میں حیران تھا میری اتنی حیثیت بھی نہ تھی کہ میں اپنا کام چلانے کیلئے کہیں سے قرض ہی حاصل کرلوں کیا بے کسی اور بے بسی تھی؟

اچانک امیر محمد بن سلیمان کا خادم میرے پاس آیا اور کہنے لگا:

جناب امیر نے آپ کو یاد کیا ہے میں نے دل میں سوچا کہ امیر اس شخص کو کیا کرے گا؟ جو فقر و فاقہ اور افلاس کی آخری حد کو پہنچ چکا ہے۔

جب اس خادم نے میری خستہ حالی اور بد حالی دیکھی تو جا کر امیر کو اطلاع دی کچھ دیر کے بعد واپس آیا اس کے پاس کپڑوں کا بیگ اور خوشبوؤں کی صندوقچی تھی کہنے لگا:

marfat.com

امیر نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو حمام میں لے جاؤں اور غسل کے بعد آپ کو نئے کپڑے پہناؤں باقی کپڑے آپ کے سپرد کر دوں اور آپ کو یہ عمدہ خوشبو لگاؤں تا کہ آپ کی روح تر و تازہ ہو جائے اور آپ کو یہ کھانا کھلاؤں۔ اور پھر میں آپ کو امیر کے پاس لے چلوں۔

میں یہ بات سن کر بہت خوش ہوا اور اس کے لئے دل کی گہرائی سے دعا کی۔ اور میں نے اپنے دل میں کہا:

''پاک ہے وہ (اللہ) جس نے نہایت تنگ حالات میں اسے میرا معاون بنادیا ہے۔''

میں نے اٹھ کر وہ سب کام کئے جو اس نے کہے تھے اور ان کاموں سے فارغ ہو کر اس کے ساتھ روانہ ہوا اور امیر محمد بن سلیمان کے پاس پہنچا میں نے اسے سلام کیا وہ بڑے تپاک سے ملا اور مجھے اپنے قریب بٹھالیا اس نے مجھے اونچی سیٹ پر بٹھایا اور کہنے لگا:

"اے عبد الملک !میں نے آپ کو امیر المومنین ہارون الرشید کے بیٹے کی تعلیم وتربیت کے لئے منتخب کیا ہے۔

آپ دربار شاہی میں حاضر ہونے کیلئے تیار ہو جائیں اور دیکھیں کیا ہوتا ہے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کیلئے دعا کی اور رخصت ہوتے ہوئے کہا کہ میں تعمیل کے لئے تیار ہوں میں اپنی کچھ کتابیں لے لوں پھر امیر المومنین کے پاس حاضر ہو جاؤں گا میں نے ضروری کتابیں لیں اور محمد بن سلیمان کے قاصد کے ہمراہ بغداد روانہ ہو گیا۔

ہارون الرشید کے دربار میں پہنچ کر میں نے سلام کیا انہوں نے مجھے جواب دیا اور کہا! آپ عبد الملک اصمعی ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں۔

انہوں نے کہا آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ انسان کی اولاد اس کے دل کی روح اور دل کا پھل ہوتی ہے میں نے اپنا بیٹا محمد آپ کے سپرد کیا یہ اللہ تعالی کی امانت ہے آپ اسے ایسی تعلیم نہ دیں جو اس کے دین کو بگاڑ دے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی وقت مسلمانوں کا امام بنے۔

اصمعی کو ہارون الرشید کی یہ بات سن کر تعجب ہوا کہ آپ اسے ایسی تعلیم نہ دیں جو اس کے دین کو بگاڑ دے۔

انہوں نے اپنے دل میں کہا بادشاہوں کا اپنے بیٹوں کے لئے ایسا ہی اہتمام ہونا چاہیے تا کہ وہ اپنے بزرگوں کے طریقے پر تیار ہوں اور لوگوں کو نفع دیں اصمعی کہتے ہیں میں نے کہا حکم کی تعمیل کی جائے گی۔

ہارون الرشید نے اپنا بیٹا میرے سپرد کر دیا میں اس کے ساتھ ایک حویلی میں منتقل ہو گیا جس میں کئی قسم کے خوش کن خدام اور طرح طرح کے بستر تھے۔ ہارون الرشید نے میرا مشاہرہ دس ہزار درہم مقرر کیا اور حکم دیا کہ ہر دن میرے لئے پر تکلف کھانا پیش کیا جائے۔

میں نے یہ سب کچھ قبول کر لیا میرے پاس جو مال جمع ہوتا تھا وہ میں وقتا فوقتا بصرہ (ایک مشہور شہر جہاں امام اصمعی کی رہائش تھی) بھیج دیتا تھا اس طرح میں نے اپنا گھر تعمیر کیا اور اس کے علاوہ جائداد بھی خرید لی۔

شہزادہ فقہ، ادب، شعر و سخن اور لغت میں کمال کو پہنچا عربوں کی تاریخ پر بھی اسے عبور حاصل ہو گیا ہارون الرشید نے اس کا امتحان لیا اور خوش ہوا۔

چنانچہ ایک دن اس نے کہا عبد الملک میں چاہتا ہوں کہ یہ جمعہ کے دن امامت کرائے اور جمعہ سے پہلے

marfat.com

خطبہ بھی دے اس لئے آپ اس کو خطبہ تیار کرا دیں۔

چنانچہ جمعہ کے دن شہزادے نے خطبہ دیا اور نماز بھی پڑھائی۔ ہارون الرشید اس پر بھی بہت خوش ہوا ہر طرف سے میرے پاس ہدیے اور تحفے آئے۔

پھر ہارون الرشید نے اپنے نمائندے کو میرے پیچھے بھیجا اور کہا:

آپ نے شہزادے کی بہت اچھی تربیت کی ہے مانگیں کیا مانگتے ہیں؟

میں نے کہا اب میں کس چیز کی آرزو کروں؟

میں تو پہلے ہی اپنی آرزوؤں کو حاصل کر چکا ہوں۔ ہارون الرشید کے حکم پر مجھے ڈھیروں مال بہت سے کپڑے عمدہ خوشبوئیں غلام اور لونڈیاں دی گئیں یہاں تک کے مجھے ہر چیز سے بے نیاز کر دیا۔

میں نے درخواست کی کہ مجھے بصرہ جانے کی اجازت عطا فرمائیں نیز وہاں کے گورنر کو تحریری طور پر یہ حکم صادر فرمائیں کہ وہ بصرہ کے تمام عوام اور خواص کو اس بات کا پابند کرے کہ وہ تین دن تک آکر مجھے سلام کریں اس کے بعد میرے ساتھ احترام سے پیش آئیں۔

ہارون الرشید نے میری درخواست کے مطابق حکم لکھ دیا پھر میں بصرہ روانہ ہو گیا، میرا گھر تعمیر کیا جا چکا تھا میری جائیداد وسیع تھی، اور میری دولت کا چرچا عام تھا، بصرہ کا کوئی شخص ایسا نہ رہا جو مجھے سلام کرنے حاضر نہ ہوا ہو۔

تیسرے دن میں نے آنے والوں کو غور سے دیکھا اچانک میری نظر اس سبزی فروش پر پڑی جو مجھے علم حاصل کرنے پر ملامت کیا کرتا تھا اس کے کپڑے میلے اوڑھنے والی چادر بوسیدہ جبہ چھوٹا اور قمیص لمبی تھی۔

اس نے مجھے کہا: عبد الملک تمہارا کیا حال ہے

اس نے مجھے زمانہ ماضی کا فقر اور افلاس یاد دلایا میں نے اس کی نصیحت کو یاد کیا کہ وہ کس طرح مجھے علم کے چھوڑ کا مشورہ دیا کرتا تھا مجھے اس کی حماقت اور اس بات پر ہن آئی کہ اس نے مجھے نام لیکر مخاطب کیا جب کہ

خلیفہ ہارون الرشید بھی میرا نام عبد الملک لیکر خطاب کیا کرتے تھے۔

میں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں خیری کے ساتھ تھا۔ میں نے آپ کی وصیت قبول کر لی تھ اور اپنی تمام کتابوں کو مٹکے میں ڈال کر اوپر پانی ڈال دیا اور اس میں سے جو کچھ نکلا وہ آپ سر کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں نے بعد میں اس پر احسان کیا اور اسے اپنا وکیل بنالیا اور اس کے ساتھ اچھی طرح پیش آیا۔

تبصرہ:

یہ اس حقیقت کی بڑی دلیل ہے کہ اگرچہ طالب علم کو ابتدائی دور میں رزق کی کمی سے واسطہ پڑ ہے لیکن اس کیلئے مقرر کیا ہوا رزق موت کی طرح لاز آتا ہے اس کیلئے صبر ضروری ہے تا کہ اسے ثواب حاصل ہو اور اسے دیکھ کر دوسروں کو بھی سبق ملے۔

....

....

....

marfat.com

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا علم و فضل اور ذہانت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَبۡعَثُ لِهٰذِهِ الۡاُمَّةِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِأۃٍ مَنۡ یُجَدِّدُ لها دینها."

ترجمہ:

"بیشک اللہ اس امت کیلئے ہر صدی کے سرے پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس امت کیلئے دین کی تجدید کریگا۔" (سنن ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب ما یذکر من قرن المائۃ)

چودہویں صدی ہجری اور بیسویں صدی عیسوی کی تاریخ چھان ڈالنے میں صرف اور صرف امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ہی کی ایک شخصیت نظر ہے۔ جنہوں نے بے مثال فقہی فضیلت اور شاندار علمی کمالات کے ساتھ ساتھ دینی وملی خدمات کی سرانجام دہی میں موثر کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف برصغیر پاک وہند بلکہ عرب ممالک سمیت پوری دنیا اسلام کے معتمد علماء و مشائخ آپ کی اعلیٰ ترین دینی وملی خدمات کا اعتراف کرکے آپ کو چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا۔

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا بریلوی ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / 14 جون 1857ء کو بریلی میں ایک عظیم علمی گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت مولانا تقی علی خان اور آپکے داداجان حضرت مولانا رضا علی خان تبحر عالم دین تھے۔ (رحمہم اللہ) آپکے والد نے آپ کا نام "محمد" اور تاریخی نام "المختار" تجویز کیا۔ آپکے داداجان حضرت مولانا رضا علی خاں نے آپ کا نام "احمد رضا" تجویز کیا اور اسی نام کو شہرت عامہ حاصل ہوئی۔ جبکہ امام احمد رضا نے اپنا نام عشق رسالت مآب کی بنیاد پر عبد مصطفیٰ تجویز کیا۔ ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

تنبیہ:

عبد عربی زبان میں عبادت گزار اور غلام کے معنیٰ میں مستعمل ہے۔ یہاں عبد مصطفیٰ میں عبد غلام کے معنیٰ میں ہے نہ کہ عبادت گزار کے معنیٰ میں۔

آپ نے چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم مکمل کرلی۔ بچپن ہی سے تائید ایزدی کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں۔ جن میں سے ایک علامت یہ تھی کہ بچپن میں بھی آپ کی زبان سے کبھی کوئی غلط کلمہ بلکہ کوئی غلط حرکت نہیں نکلی ایک بار آپ کے استاذ نے قرآن میں پرنٹنگ کی غلطی کی وجہ سے آپ کو ایک لفظ غلط حرکت کے ساتھ پڑھانے کی بار بار کوشش کی تو آپ استاذ کے اصرار کے باوجود صحیح حرکت کے ساتھ ادا فرماتے۔ آخر کار آپکے داداجان حضرت مولانا رضا علی خاں کو جب استاذ شاگرد کے اختلاف پر مطلع کیا گیا تو آپ نے قرآن پاک کا دوسرا نسخہ منگوایا تو اس میں وہی حرکت تھی جسے امام احمد رضا ادا کرنے پر مصر تھے۔

ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم کے بعد آپ نے

marfat.com

اپنے والد گرامی سے علوم دینیہ کی تحصیل کا شروع کیا۔ آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ کتاب کا صرف دیباچہ استاذ سے پڑھتے تھے اور باقی کتاب پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ اپنے والد گرامی کے علاوہ آپ نے حضرت مولانا عبدالعلی رامپوری، حضرت مولانا غلام قادر بیگ بریلوی اور مولانا علامہ ابوالحسین احمد نوری سے بھی اکتساب علم کیا۔ ابھی آپ کی عمر تیرہ برس سے کم تھی کہ آپ نے رضاعت کے ایک پیچیدہ مسئلہ پر فتوی لکھا جسے آپکے والد گرامی نے بہت پسند کیا اور فتوی کا قلمدان اس روز سے آپ کے سپرد کردیا۔ آپ کی عمر ابھی چودہ سال سے کم تھی کہ آپ تمام علوم عقلیہ ونقلیہ کی تعلیم سے فارغ التحصیل ہوگئے۔

آپ کے حفظ قرآن کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خداتعالیٰ نے آپ کو کس قدر قوت حافظہ عطافرمائی تھی۔ ایک بار کسی عقیدت مند نے آپ کے نام کے ساتھ حافظ لکھ دیا تو آپ نے حفظ قرآن کا عزم فرمالیا۔ چنانچہ رمضان المبارک میں دیگر تمام تر مصروفیات مثلاً فتوی تدریس اور اذکار وغیرہ کے ساتھ ساتھ روزانہ ایک پارہ حفظ کرکے رات کو نماز تراویح میں سناتے اور اس طرح آخر رمضان تک پورا قرآن پاک حافظ کرلیا۔

آپ نے جس طرح فتوی نویسی کا سلسلہ طالب علمی کے زمانہ میں شروع کردیا تھا اسی طرح تقریر اور تصنیف کا سلسلہ بھی ابتدائی ایام میں شروع کردیا تھا۔ آپ نے پہلی تقریر چھ سال کی عمر میں میلاد شریف کے عنوان پر کی اور آٹھ برس کی عمر میں پہلی تصنیف ہدایۃ النحو کا عربی زبان میں حاشیہ تحریر فرمایا۔

علمی و فقہی فضائل اور دینی و ملی خدمات:

آپ کو خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ ایک بار علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین علم ریاضی کے ایک مسئلہ کے حل کے لیے سخت پریشان تھے اور یورپ جانے کا ارادہ رکھتے تھے تاکہ وہاں کسی ماہر ریاضی سے یہ عقدہ حل کرایا جائے تو کسی نے مشورہ دیا کہ آ یورپ جانے کی بجائے بریلی شریف جائیں وہاں ایک ا عالم دین ہیں جن کو علم لدنی بھی حاصل ہے۔ چنانچہ ڈا سر ضیاء الدین سید سلیمان شریف کے ہمراہ بریلی شریف حاضر ہوئے اور نماز عصر کے اعلیٰ حضرت بریلوی سے مختصر ملاقات کی تو اعلیٰ حضرت نے چند لمحات میں وہ پیچیدہ مسئلہ حل کردیا۔ ڈاکٹر صرف نہ صرف آپ کے علم کے معترف اور مداح ہوئے بلکہ اس روز سے داڑھی منڈوانا چھوڑ دی اور اعلیٰ حضرت کی روحانی توجہ سے ڈاکٹر موصوف صوفی باصفابن گئے۔

اعلیٰ حضرت کو خداتعالیٰ نے دیگر علوم کیساتھ ساتھ علم ہیئت ونجوم میں بھی مہارت کاملہ عطافرمائی تھی۔ 1919ء کا واقعہ ہے کہ امریکہ کے ایک سائنس دان البرٹ نے پیش گوئی کی کہ 17 دسمبر 1919ء میں سورج میں سوراخ ہوجانے کی وجہ سے زمین پر زلزلے برپا ہوں گے اور کئی ممالک تباہ ہوجائیں گے۔ اس خبر کے چھپ جانے کے بعد دنیا میں خوف وہراس پیدا ہوا تو اعلیٰ حضرت بریلوی نے اخبارات میں یہ خبر چھپوائی کہ 17 دسمبر میں نہ سورج میں سوراخ ہوگا اور نہ ہی زمین میں کسی جگہ کوئی زلزلہ برپا ہوگا چنانچہ 17 دسمبر کو اعلیٰ حضرت کی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی اور امریکی منجم البرٹ کی پیش گوئی غلط نکلی

اعلیٰ حضرت نے ایک ہزار سے زیادہ کتب تصنیف فرمائی جن میں ہر لحاظ سے مسلمانوں کی علمی، دینی، روحانی وسیاسی رہنمائی فرمائی۔ ان تصانیف میں سے فتاوی رضویہ اور ترجمہ قرآن مجید کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

marfat.com

فتاویٰ رضویہ:

فتاویٰ رضویہ 30 جلدوں پر مشتمل ہے اور ہر جلد میں صفحات کی تعداد ایک ہزار کے قریب قریب ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال آپ کے فتاویٰ کو دیکھ کر یوں مداح ہوئے اور فرمایا:

''مولانا احمد رضا بریلوی نہایت ذہین اور باریک بین عالم دین تھے اور فقہی بصیرت میں آپ کو بہت کمال حاصل تھا۔ ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کس قدر اجتہادی صلاحیتوں سے بہرہ ور اور برصغیر کے لئے نابغہ روزگار تھے۔ ہندوستان کے دور متاخرین میں ان کا سا طباع اور ذہین فقیہ بمشکل نظر آئے گا۔''

دیوبندی مذہب کے مولانا ابوالحسن ندوی کہتے ہیں:

''فقہ حنفی اور اسکے تفصیلی مسائل کے جاننے میں مولانا احمد رضا بریلوی کی مثال نہیں ملتی۔ اس پر ان کے فتاوی اور کتاب کفل الفقیہ ہی کافی دلیل ہے۔ پھر ندوی صاحب کہتے ہیں کہ حرمین شریفین کے علماء کے استفساء پر مولانا احمد رضا بریلوی نے بغیر کسی تیاری کے کتابیں لکھ ڈالیں تو علماء حرمین مولانا کی علمی گہرائی وسعت مطالعہ اور تحریر کی تیز رفتاری اور ذہانت سے بہت متعجب ہوئے۔''

مکہ مکرمہ میں کتب خانہ کے محافظ شیخ سید اسمٰعیل نے آپ کے فتاویٰ کے بارے میں کہا تھا ''اگر ان فتاویٰ کو امام ابو حنیفہ دیکھتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں اور وہ مولانا احمد رضا بریلوی کو اپنے خاص احباب میں شامل کر لیتے پھر لکھتے ہیں قسم بخدا اگر مولانا احمد رضا بریلوی کے بارے میں کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو یہ بات سچ اور حق ہوگی۔''

جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مردودی نے امام احمد رضا کے بارے میں اپنے تأثرات یوں بیان کئے ''میرے دل میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے علم و فضل کا بے حد احترام ہے۔ جو علمی گہرائی ان کے ہاں ملتی ہے وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق خدا اور رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔''

کنز الایمان:

ترجمہ قرآن مجید کنز الایمان اعلیٰ حضرت نے 1911ء میں بغیر کسی پیشگی تیاری کے املاء کرایا تھا۔ آپکے شاگرد رشید صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب نے آپ سے ترجمہ قرآن لکھنے کی درخواست کی تو اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے فرمایا میرے پاس کوئی فارغ وقت نہیں ہے۔ البتہ آپ دوپہر کو قیلولہ کے وقت آجایا کریں۔ میں ترجمہ لکھوادیا کروں گا چنانچہ مولانا امجد علی قیلولہ کے وقت حاضر ہوئے تو اعلیٰ حضرت فی البدیہ ترجمہ لکھواتے۔ یہ ترجمہ فی البدیہ ہونے کے باوجود تفاسیر معتبرہ کے عین مطابق ہے۔ جس سے اعلیٰ حضرت کے وسعت مطالعہ اور بے مثل قوت حافظہ کا پتہ چلتا ہے۔

اعلیٰ حضرت سے پہلے بھی برصغیر میں بعض علماء نے قرآن مجید کے ترجمے لکھے اور آپکے بعد میں بھی کثیر تعداد میں تراجم قرآن مجید لکھے گئے۔ لیکن جو علمی، ادبی اور لغوی خوبیاں کنز الایمان کو حاصل ہیں کسی اور ترجمہ کو حاصل نہیں۔ ترجمہ کنز الایمان ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ روح قرآن اور عربیت کے بھی قریب ہے۔ اور ایک شاندار خوبی یہ بھی ہے کہ یہ ترجمہ لفظی ہونے کے ساتھ ساتھ بامحاورہ بھی ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے ترجمہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ نے ترجمہ قرآن کرتے ہوئے مختلف المعانی عربی الفاظ کا ایسا معنیٰ انتخاب کیا ہے جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے ادب واحترام پر مبنی ہوتا ہے جبکہ نجدی وہابی فکر کے علماء کے ترجموں میں لکھے الفاظ میں خدا تعالیٰ اور نبی کریم کی توہین و گستاخی پائی جاتی ہے۔

marfat.com

In this Hadith, the Holy Prophet ﷺ did not condemn every new thing but condemned hat thing which does not have its origin in Islam. There is a clear hint that the thing, which has ts origin in Islam, is not a new innovation. Thus, modern methods of preachings, translation of he Holy Quran, Minarets of Mosques and modern ways of celebrating 'Milad' are not new nnovations because they have their origin in Islam.

According to this Hadith, Mohaddisin (the worthy collectors of Hadith) have divided 'Bidat" (innovation) into two: "Bidat-e-Hasna" (good innovation) and "Bidat-e-Saiah" (bad nnovation) and many things which are not proved from the Holy Prophet ﷺ and his panions, but have their origin in Islam, are called "Bidat-e-Hasna" (good innovation) some forms of "Bidat-e-Hasna" (good innovation) have been termed as obligatory, as "knowledge of Nahav" and "bad sect" etc. So for as this objection is concerned that the Hadith: "Every Bidat (innovation) is misguidance" The answer to this is that according to all Mohaddisin "Bidat" means only "bad innovation" (Bidat Saiah). "Bidat Saiah" means that new thing which has no origin in Islam, rather it is conflicting with Islam".

Sixth Objection: There are only two Eids, "Eid 'Milad'" is a new innovation.

Answer: It is wrong that there are only two Eids in a year. In a previously quoted Hadith the Holy Prophet ﷺ had declared Friday as the Eid of the Muslims and there are more than fifty Fridays in a year. Similarly, the Hajj day has also been declared Eid by the Holy Prophet ﷺ In Saudi-Arabia, Eid-ul-watni is celebrated every year and Najdi Scholars also participate in it. They even receive envelopes of net cash from Shah Fahad. The opponents of Eid 'Milad'-ul-Nabi have never declared Eid-ul-watni of Saudi-Arabia as innovation. In fact, these people have been trained is such a manner that envy for greatness of the Holy Prophet ﷺ has been thrust into their minds. Otherwise, scholars of Dev-band had celebrated hundred years' celebrations of Dev-band where Indra Gandhi was the Cheif guest. The origin of declaring 12th Rabi-ul-Awwal as Eid lies in verse No 114 of Sura Al-Maida in which Hazrat Issa (P.B.U.H) prayed to God to bestow meal from heaven, which becomes Eid for everybody. According to this verse the day of getting a blessing is proved to be an Eid day.

Seventh Objection: There are drums playing etc in 'Milad'.

Answer: According to the religion of Ahl-i-Sunnat-wa-Jamat playing drums or other irreligious activities are not allowed in programmes of 'Milad', However, if some illiterate and ignorant persons indulge in such activities, their activities do not make 'Milad' unlawful. The argument is that playing drums and many other irreligious activities are prevalent everywhere in marriage ceremonies, but nobody calls marriage unlawful. Similarly, celebrating 'Milad' is lawful but playing drums or other such activities are unlawful. Therefore, it is the duty of religious scholars and Mashaikh to purge 'Milad' Sharif and Urs of religious saints of such irreligious activities. It is their duty in accordance with Quranic injunction of preaching others to do well and preventing others from doing evils.

وآخر دعوانا عن الحمد لله رب العالمين!

marfat.com

Quran. According to the same Quranic principle, celebrating Eid on the days of Holy Prophet's ﷺ birth is Lawful because the Holy Prophet ﷺ is the greatest blessing of Allah for both the worlds.

Fourth Objection:

Celebrating Milad is the Innovation of King of Arbal Malik Muzaffar.

Answer:

King of Arbal Malik Muzaffar died in 630 Hjrah. Mohaddis Ibn-e-jozi (died in 597 Hijrah) says: Since olden times, it has been customary for the Muslims of Harmain Sharifain, Egypt, Yemen, Syria and all Arabic countries to hold Muhaafil-i- Millad, put on fine dresses, decorate their homes etc, express their pleasure in these days, give charities and make arrangements to attend such meetings, they get great blessings and achievements through these celebrations. They get peace, protection, abundance of material of things and peace with homes.

(Ref: Biyan al-milad Al-Nabw, Page: 57-58.)

Mohaddis Ibn-e-jozi died thirty-three years before king Arbal and he has written that the Muslims have been celebrating 'Milad' since olden times.

It clearly shows that king Arbal was not the innovator of 'Milad'. He just started celebrating it in Arbal whereas celebrating of Melad was prevalent in the whole world since olden times.

Fifth Objection:

Celebrating 'Milad' is a new innovation, because it is not proved from the sunnah of the Prophet and his companions.

Answer:

Origin of 'Milad' (gratitude to Allah, expression of love for the Holy Prophet ﷺ, recitation of the Holy Quran, singing praises and description of the Holy Prophet's ﷺ greatness etc) all exist in Islam. However, in 'Milad', people themselves determine their date and peculiar form. Thus, the word new innovation cannot be applied to these things. Otherwise, even opponents of 'Milad' have many things, which are not proved from the Holy Prophet's ﷺ companions. Nobody calls them innovation. For example, the translations of the Holy Quran in different languages, the explanation of the Holy Quran, books of Hadith in peculiar arrangement, sarf and Nahav, construction of Minarets of Mosques or modern methods of preaching religion. Just as time schedule of religious Congregations is fixed or time is fixed, according to clock for prayers, time and date of matrimony; and no one calls them a new innovation, similarly, celebrating 'Milad' in a new manner cannot be called a new innovation. The Literal meaning of "Bidat" (innovation) is "invention or new thing" and in Shariah "Bidat is that new thing which was not present in the Holy Prophet's ﷺ time. There is a Hadith:

"من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهورد"

Translation: He who creates a new thing in our religion and that thing is not in our religion, is condemned. (Ref: Sahih Muslim, Hadith No. 3242.)

marfat.com

restriction religiously on celebrating the joys of his birth.

Friday is the day of creation of Hazrat Adam and same is the day of his demise but it was never ordered to mourn on Friday. Rather Friday has been declared Eid day Just as there is a Hadith.

(Ref: Sunnan-e-Ibne Maja, 1088)

"ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين"

Translation: Verily this Friday is the Eid day Allah has made it Eid Day for the Muslims

Just as mourning is prohibited although Friday was the day of Adam's demise similarly even if 12th Rabi-ul-Awwal is the day of the Holy Prophet's demise, mourning will be prohibited and 12th Rabi-ul-Awwal would be the Eid day, because it is the day of the birth of the Holy prophet ﷺ, who is a blessing for both the worlds.

Second Objection: Thee birthday is 9th Rabi-ul-Awwal.

Answer: Hafiz Abu-baker bin Abi Shaba grand teacher of Imam Bukhari and Imam Muslim) quoted with strong testimony.

"عن جابر وابن عباس انهما قالا ولد رسول الله ﷺ عنه نفيل يوم الاثنين الثانى عشر من شهر ربيع الاول"

Translation: Hazrat Jabir and Abdullah bin Abbas both have said that the birth of Holy Prophet ﷺ was on 12th Rabi-ul-Awwal on Monday in the year called Aam-ul-feel. Thus Mahmood Ali Pasha's claim of 9th Rabi-ul-Awwal as being the Holy Prophet's ﷺ birthday has no authenticity. Moreover, 12th Rabi-ul-Awwal has been accepted universally as being the birthday throughout the world including the Harmain Sharfain and according to Ibn-e-Jozi Muhaddith all research scholars have consensus or it. Even a great scholar of Deo-Band Mufti Azam Muhammad Shafi "Seerat-e-Khatmul Ambia Page: 18" and Nawab Siddique Hassan of so-called Ahl-i-Hadith have explained 12th Rabi-ul-Awwal as the birthday of the Holy Prophet ﷺ. (AlshamamatulAmbria Page:7)

Third Objection:

Birth took place once: so why should Melad be celebrated every year?

Answer:

The Holy Prophet ﷺ was asked about fasting on Monday. The Holy Prophet ﷺ said

"ذالک یوم لدت فیه"

"It is that (great) day when I was born."

So it is proved that celebrating the Holy Prophet's ﷺ birth again and again is not only authenticated but also the Sunna of the Holy Prophet ﷺ. The Holy Quran was revealed once but revelation of the Holy Quran is celebrated every year in Ramadan.

The Holy Quran describes the prayers of Hazrat Issa (P.B.U.H)

"ربنا انزل علينا مائدة من السماء تكون لنا عيدا لا ولنا وآخرنا".

Translation: Allah, bestow upon us from heaven a meal which becomes Eid for our ancestors and descendants.

It shows that celebrating a day of revelation of a blessing has its origin in the Holy

marfat.com

2. Rabi-ul-Awwal 12 is not the day of the birth of the holy prophet ﷺ because according to astrologer Mehmood Ali Pasha, Monday does not fall on 12th Rabi-ul-Awal in the year of the birth of the Holy Prophet ﷺ. Rather Aam ul feel 9th Rabi-ul-Awal falls on Monday.

3. The birth of the holy prophet ﷺ has taken place once. But 'Milad' is celebrated every year and it is celebrated again and again.

4. Celebrating 'Milad' is an innovation (bid-at) started by king of Arbal Malik Muzaffar.

5. Celebrating 'Milad' is a new innovation in Islam because celebrating 'Milad' in this way is not authenticated by the action of the companions of the holy prophet ﷺ.

6. There are two Eids. Eid-ul-Fitr and Eid-ul-Adha. Celebrating this third Eid, Eid 'Milad'-un-Nabi is a new innovation in Islam.

7. Playing drums and other actions contrary to the teachings of Islam are performed in Mehfil-i-'Milad'. This is unlawful in Islam.

Reply To Objections:

Firstly: Rabi-ul-Awal is the day of celebrations and not of mourning.

Answer: sayings about 12th Rabi-ul-Awwal, being the day of the demise of the Holy Prophet ﷺ are unauthentic. However, two things are proved from Hadith. Firstly, on 10Hijrah youm-i-Arfa i.e. the Zil-Hajj was on Friday during the last pilgrimage performed by the holy Prophet ﷺ. Secondly, the holy prophet ﷺ passed away on Monday in the month of Rabi-ul-Awwal. Two months Moharram and Safar fall between 9th Zil-Haj and Rabi-ul-Awwal. Therefore if we count Zil-Haj, Muharram and Safar in any manner (whether each of the three months is of thirty days, two months of thirty days each and one of twenty nine days, one month of thirty days and two months of twenty nine days each or the three months of twenty nine days each) in all their cases, 12th Rabi-ul-Awwal cannot fall on Monday. In this perspective 12th Rabi-ul-Awwal of 11th Hijrah can fall on Sunday, Saturday, Friday or on Thursday, respectively in above-mentioned case. Therefore, Hafiz Ibn-e-Hajar Asqlani has declared 12th Rabi-ul-Awwal to be the day of demise of the Holy prophet ﷺ irrational and against every evidence and has preferred to accept 2nd Rabi-ul-Awwal as the day of his demise.

(Reference: Fateh-Al-Bari Sharah-e-Bukhari vol: 8 Page: 130)

When 12th Rabi-ul-Awwal does not prove to be the day of demise of the Holy Prophet ﷺ, the objection becomes baseless and even if 12th Rabi-ul-Awwal may be accepted as the day of the Holy Prophet's ﷺ demise, there is no prevention from celebrating 'Milad' because there are different sayings quoted by the companions of the Holy Prophet ﷺ and described in many books of Hadith including Al-Bukhari and Al-Muslim.

"نہی ان لا نحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج"

Translation: We have been forbidden to mourn at the death of anybody for more than three days except at the death of husband.

This Hadith shows that mourning is allowed for only three days after death. Therefore mourning the Holy Prophet's ﷺ demise every year is prohibited. However, there is no

marfat.com

5. Mehfil-i-'Milad' has its educative value also. There is description of greatness and achievements of the Holy Prophet ﷺ as well as his life and character. This knowledge is one of the blessed knowledge.

6. Mefil-i-'Milad' is the expression of love and devotion to the Holy Prophet ﷺ

"من احب شيأ اكثر ذكره"

It means that man talks much about the thing he loves the most. Therefore, celebrating 'Milad' or the description of life and character of the Holy Prophet ﷺ is a symbol of love for the Holy Prophet ﷺ.

7. Mehfil-i-'Milad' urges people to charity and hospitality. These are deeds of piety that have their reward with Allah and blessings and graces of Allah are achieved.

8. "Salat and Salam" are a means of getting worldly as well as spiritual blessings. Especially, in the court of the holy prophet ﷺ, Salat and Salam have a great significance. They are means of spiritual approach to the holy prophet ﷺ. There is a Hadith

"ان اقربكم الی يوم القيمة اكثركم علی صلوة"

Translation: On the Day of Judgment, that person who would have sent plenty of Salat and Salam to me, would be near to me, and it is quite clear that Salat, Salam (Durood) is sent to the Holy Prophet ﷺ in Mehfil-i-'Milad'.

9. The Holy Quran is also recited in the Mehafil-i-'Milad'. Recitation of the Holy Quran is also a source of great spiritual and worldly blessings.

10. Na'at Khawani (singing praise of the Holy Prophet ﷺ) is an action which has been appreciated by the Holy Prophet ﷺ. The Holy Prophet ﷺ has blessed those who sing his praises, with prayers and bestowed his cloth-sheet upon such persons named Hazrat Ka-ab-bin-Zohair (رضی اللہ تعالیٰ عنہ). The Muslims got blessings from that sheet for seven centuries.

This blessed sheet was lost during the attack of Halaku Khan on Baghdad. Praises of the Holy Prophet ﷺ are also recited in the Mefil-i-'Milad'. These praises are the best source of getting blessings and rewards from the holy prophet ﷺ.

11. The description of greatness and achievements of the holy prophet ﷺ produces a passion for obeying the holy prophet ﷺ and acting upon the path told by him and that is the real fruit of belief.

12. Hazrat Shah Wali Ullah Muhaddis Dehlvi رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ says, "I visited the birth-place of the Holy Prophet ﷺ in the blessed city of Makkah, People were sending 'Durood' upon the holy prophet ﷺ and describing about his birth and talking about those miracles which took place at the time of his birth. I saw blessings and spiritual lights in that meeting. I realized that those spiritual lights were of angels who are deputed to such meetings. I saw that spiritual lights of the angels and divine blessings were mingled with each other. (Ref: Fayooz-ul-Harmain Page 27)

Objections to Mehfil-i-'Milad':

1. Rabi-ul-Awal 12 are the day of the passing away of the holy prophet ﷺ. So it should be associated with mourning.

marfat.com

regarding the birth of the Holy Prophet ﷺ are in accordance with the injunctions of the verse and is a grand virtue.

There is a Hadith in Al-Bukhari:

"Abu Lahab set Hazrat Swabia free when he got the happy news of the birth of Holy Prophet ﷺ. When Abu Lahab died, one of the members of his family (Hazrat Abbas رضی اللہ تعالیٰ عنہ) saw him in dream and asked him how he was. Abu Lahab replied, "I have got no pleasant times after separation from you except that I am given drink because of setting Swabia free."

(Reference: Al-Bukhari Hadith No: 4711)

Sheikh Abdul Haq Muhaddis Dehlvi رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ comments on the above mentioned incident

"This Hadith is a testimony for those people who celebrate the birth of the Holy Prophet ﷺ or express their pleasure at the night of the birth of the Holy Prophet ﷺ and spend money for this purpose. Abu Lahab was a non-believer and the Holy Quran condemned him. Even he was rewarded for expressing pleasure at the birth of the Holy Prophet ﷺ. How great is the Muslim who has love for the Holy Prophet ﷺ in his heart, celebrates the birth of the Holy Prophet ﷺ and spends money for this purpose, be rewarded.

(Reference: Madarij-un-Nabuwwat)

3. Allah, the Great, says in the Holy Quran: "Part 26, Surah Fatah, Verse 8,9"

"انا ارسلنک شاھداً و مبشر و نذیرا، لتومنوا باللہ ورسولہ و تعزرروہ و توقروہ و تسجوہ بکرۃ و اصیلاۃ."

Translation: Verily, we have sent you "Shahid (one who sees and is present), Mubasshir (one who gives glad news) and "Nazeer" (one who frightens the people of consequences of disobedience to Allah so that you people (after seeing these blessed characteristics of the Holy prophet ﷺ) may believe in Allah and his prophet and help the prophet with respect and then mention the Greatness of Allah in day time and at night.

(Reference: Al Quran, Part No: 26, Surah Fatah Verse No: 8,9)

In this verse, one of the purposes of prophethood of Hazrat Muhammad is that the Muslims should respect and pay homage to the Holy Prophet ﷺ. A mohaddis- Allama Jalal-ud-Din Sauti says:

"ومن تعظیمہ عمل المولد"

Translation: Celebrating 'Milad' is a part of respecting and paying homage to the Holy Prophet ﷺ. Allah says:

"ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب".

Translation: And he, who respects the revelations of Allah, does so because of piety of his heart. (Reference: Al Quran Part No: 17 Surah Al-Hajj Verse No: 32)

And certainly the Holy Prohpet (ﷺ) is the greatest revelation and blessing of Allah. Paying honor and homage to the Holy Prophet ﷺ is certainly the greatest deed of piety.

4 Mehfil-i-'Milad' is the expression of gratitude to Allah for bestowing upon humanity the greatest of His blessings in the form of the Holy Prophet ﷺ. In other words Mehfil-i-'Milad' is the compliance of God's injunction , which means 'Express my gratitude.'

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Translation "Allah's name The Most Affectionate the Merciful"

Blessings of Milad Sharif and Answers to Objections

Written by: Pir Muhammad Afzal Qadri

'Milad' means 'time of birth' or 'greatly splendid birth' According to the Muslims "Milad" "Moallid" means the birth of the chief of prophets Hazrat Muhammad (Peace Be Upon Him) Mehfil-i-Milad" or "Milad Conference" refers to that spiritual congregation in which God's essings are obtained by mentioning about those strange and miraculous incidents which took ace at the auspicious time of the birth of the Holy Prophet ﷺ

- Describing and mentioning the birth of the Holy Prophet ﷺ is the Sunnah or Method of llah. Allah has described the auspicious glories and incidents which took place at the birth of azrat Isaa علیہ السلام in Surah Maryam and those which took place at the birth of Hazrat Moosa علیہ السلام in Surah Al-Qasas. Similarly, illustrations describing about the birth of the Holy Prophet ﷺ ('Milad') are available in the Sunnah of the Holy Prophet ﷺ the Sunnah of companions of e Holy Prophet ﷺ and the Sunnah of their virtuous followers. The worthy collectors of Hadith Mohaddisin) have written chapters under the title of the birth of the Holy Prophet ﷺ "Milad Sharif" has a number of blessings and benefits Some of them are listed below

Remembering the prophets strengthens man's belief and spiritual stability is created in eart Allah says in the Holy Quran "Surah Hood, Part 12, Verse 120"

" و کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادک "

Translation "And we narrate all these incidents of prophets through which we strengthen your heart"

Belief in oneness of Allah and all other beliefs given by Islam are Assertions and Hazrat Muhammad (Peace be upon him) is the argument on these assertions. When an argument is proved, the Assertion is also proved. Therefore, the glory, splendour and achievements of Hazrat Muhammad (Peace be upon him) have a great importance. The description of Splendor, miracles and achievements of the Holy Prophet ﷺ strengthens man's belief

Allah says in the Holly Quran

("Surah Younas Part 11 Verse 58") "قل بفضل الله و برحمته فبذالک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون"

Translation Say that they (the believers) are happy with the blessing and grace of Allah and this happiness is better than that (worldly wealth) which people accumulate (Al-Quran 11 58)

In this verse God has given the injunction to feel happy and celebrate that pleasure The birth of the Holy Prophet (ﷺ) is the greatest blessing and grace of Allah Celebrations

marfat.com

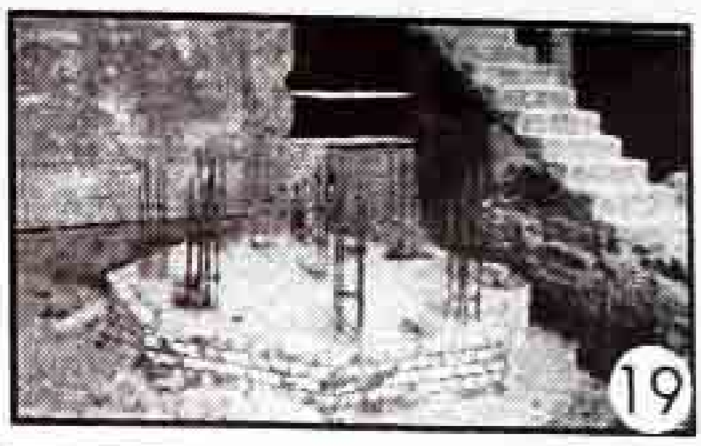

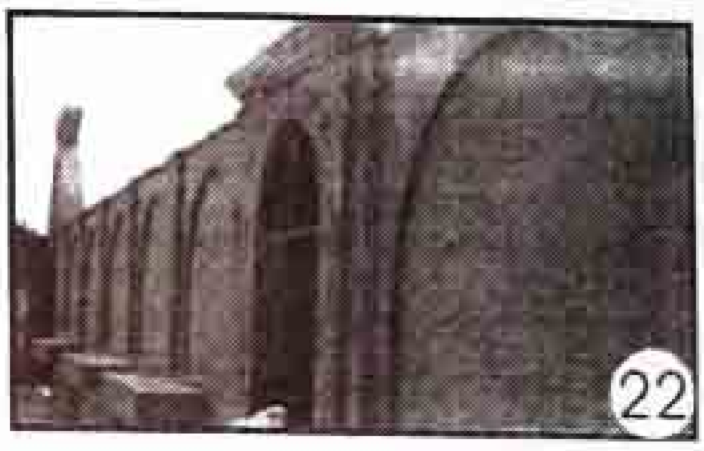

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆ **تصویروں کی نمبر وائز تفصیلات:**

(1) عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ "جامعہ قادریہ عالمیہ" کا **غوث اعظم بلاک**
(الحمدللہ! جامعہ اور اسکے شعبہ خواتین میں 750 سے رہائش پذیر طلباء طالبات کیلئے فری تعلیم فری خوراک اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے)

(2) جامع مسجد عیدگاہ اور مشائخ نیک آباد کے مزارات کیساتھ ساتھ اس سال تعمیر ہونے والا **قطب الاولیاء بلاک** نظر آرہا ہے۔

(3) **جامع مسجد عیدہ نیک آباد** (مختصر عرصہ میں المونیم وشیشہ کے کام کے بعد کارپٹ اور کچھ حصہ پر ایرانی قالین کی صفیں بھی بچھادی گئیں ہیں)

(4) **شریعت کالج طالبات** جو کہ جامعہ قادریہ عالمیہ کا شعبہ خواتین ہے (اس میں دیگر عملہ کے علاوہ 25 معلمات دینی خدمت انجام دے رہی ہیں)

(5) قطب الاولیاء بلاک کا مین دروازہ **باب اسلم** (بیسمنٹ پر مشتمل یہ عظیم الشان بلاک اس سال تعمیر کیا گیا اسکا تخمینہ ایک کروڑ روپے سے زائد ہے اور یہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس میں جامعہ اور کالج سے متعلقہ دفاتر اور تعلیمی کمرے و ہال ہیں جو کہ 30 کے قریب ہیں)

(6) **خواجگان نیک آباد کے مزارات** + قرآن محل (مزار کی دوسری منزل پر قالین اور المونیم وشیشہ کے بڑے دروازے لگادئے گئے ہیں)

(7) **شریعت کالج طالبات کا فرنٹ ویو۔ (8) جامعہ قادریہ عالمیہ کا ایک خوبصورت باغیچہ**

(9) مہمان خانے + حجرہ قطب الاولیاء + رہائشیں + دفتر پیر محمد افضل قادری مدظلہ (10) بائی پاس روڈ گجرات پر جانب مغرب **باب غوث اعظم** وزیر تعمیر مسجد

(11) شریعت کالج طالبات کا **سیدہ آمنہ بلاک** (الحمدللہ اسی سال کے دوران اس بلاک کی سامنے والی لوہے کی گرلیں لگائی گئیں ہیں)

(12) **باب ام رسول** قطب الاولیاء بلاک کیطرف سے شریعت کالج طالبات جانے کا راستہ، جو انہیں دنوں تعمیر ہوا اور پیر صاحب مدظلہ نے افتتاح فرمایا۔

(13) گجرات یونیورسٹی کیساتھ سخی حافظ حیات رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر دینی مدرسہ کا کام ہو رہا ہے۔ یونیورسٹی میں ایک جمعہ جناب پیر صاحب مدظلہ پڑھاتے ہیں

(14) کچہری چوک گجرات میں زیر تعمیر جامعہ سیدنا علی و مسجد ختم نبوت (دوسری منزل پر کام جاری ہے) (15) مرغزار کالونی میں جامعہ سیدنا علی کا شعبہ خواتین۔

(16) **ناموس رسالت کمپلیکس** سارو کی چیمہ وزیر آباد کا فرنٹ جبکہ غازی صاحب کا مزار نظر آرہا ہے (17) **کمپلیکس میں زیر تعمیر مسجد**

(18) مردانہ وضوگاہیں و مردانہ لنگر خانہ + مکتبہ قادریہ عالمیہ کا ایک شعبہ (19) **جامع مسجد عید گاہ نیک آباد کا زیر تعمیر مینار**

(20) باب ام رسول سے لیکر مزارات تک اور مسجد کی سیڑیوں سے لیکر غوث اعظم بلاک تک سڑک تعمیر کی جارہی ہے۔ (21) غوث اعظم بلاک کا عقبی منظر۔

(22، 23، 24) **قطب الاولیاء بلاک کے مختلف مناظر**

احباب متوجہ ہوں! اس سال پاکستان میں کمر توڑ مہنگائی اور وسیع و عریض تعمیرات کی وجہ سے جامعہ کا مالی بجٹ سخت متاثر ہے۔ لہذا اس عظیم الشان تعلیمی و رفاہی و صدقہ جاریہ میں ہر ممکن طریقہ سے حصہ لیں! **فجزا کم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء!**

الداعی الی الخیر صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

------- اکاؤنٹ ٹائٹل: جامعہ قادریہ عالمیہ اکاؤنٹ نمبر **495** حبیب بینک لمیٹڈ، برانچ کوڈ: **1170** گجرات -------

marfat.com

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی زیرنگرانی ☆ جامع مسجد عیدگاہ نیک آباد ☆ جامعہ قادریہ عالمیہ ☆ شریعت کالج طالبات اور انکے شعبہ جات کی اب تک ہونے والی تعمیرات + چند شاخیں۔ نمبر وائز تفصیلات اندر والے صفحہ (نمبر 43) پر ملاحظہ فرمائیں!!!

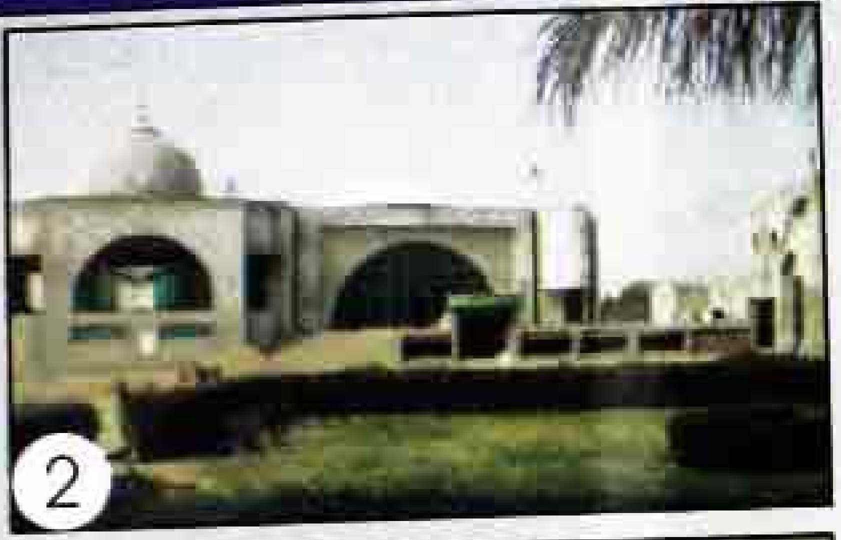

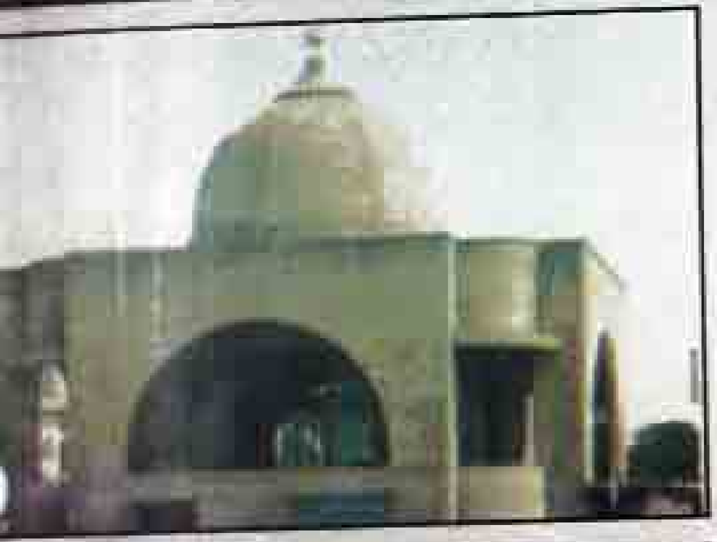

marfat.com